حصہ 100 مختصر فتاویٰ جات (19)

فتاویٰ انتظاریہ

مفتی انس رضا قادری صاحب کا

فقہی مسائل گروپ

از: مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

نظر ثانی: ابو احمد مفتی انس رضا قادری دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

فہرست

فہرست	فتویٰ نمبر
عقائد	
سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کافر کہنے کا حکم	1801
ظالموں کے لیے ہدایت کی دعا کرنا	1802
اعمال لکھنے والے فرشتوں کا انسان کے مرنے کے بعد کام	1803
بد مذھب سید ہونے کا دعویٰ کرے تو اس کی تعظیم کا حکم	1804
حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارے اعمال پیش ہوتے ہیں	1805
کیا علاج کروانا توکل کے خلاف ہے ؟	1806
اسمعیل علیہ السلام کا مزار مبارک حطیم کعبہ میں	1807
شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی خلاف کا انکار کرنے کا حکم	1808
خدا بھی نہ رہ سکا محبت کے تقاضے سے ۔۔۔۔شعر کا حکم	1809
طہارت	
عورت کے احتلام کا حکم	1810
ریگزین کے موزوں پر مسح کرنے کا حکم	1811
وضو کرتے ہوئے جسم کو ہاتھ سے ملنا	1812
پیشاب کرتے ہوئے نیچے ٹکرا کر چھینٹے کپڑوں پر پڑیں تو کپڑوں کا حکم	1813
غسل سے پہلے وضو نہ کیا تو غسل کا حکم	1814
حاملہ کو خون آئے تو ہمبستری کا حکم	1815
گلے میں تعویذ لٹکائے بیت الخلاء میں جانے کا حکم	1816

فہرست

فہرست	فتویٰ نمبر
اعضائے وضو دھوتے وقت کی دعائیں	1817
آنکھ سوجنے کی وجہ سے نکلنے والے پانی کا حکم	1818
مرد مہندی لگائے تو اس کا وضو نہیں ہوتا	1819
طہارت	
کانوں میں انگلیاں ڈالے بغیر اذان دی تو اذان کا حکم	1820
اذان کا جواب دینے کی فضیلت	1821
اذان کے بعد پڑھی جانے والی دعا اور اس کی فضیلت	1822
نماز	
جمعہ کا خطبہ اور نماز دو الگ الگ آدمیوں کو پڑھانا	1823
لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت کرنے کو حکم	1824
کپڑے کو اندر کی جانب فولڈ کر کے نماز پڑھنے کا حکم	1825
جرابیں پہن کر مسجد جانے کا حکم	1826
نائٹ ڈریس میں نماز پڑھنے کا حکم	1827
نماز میں ترک واجب پر نماز لوٹانے کا حکم	1828
سنن مؤکدہ اور وتر نہ پڑھنے والے کی امامت کا حکم	1829
مسافر کو معلوم نہ ہو کہ کتنا رکنا ہے تو نماز کا حکم	1830
ہائی نیک فولڈ کر کے نماز پڑھنے کا حکم	1831
نماز پڑھنے کے بعد مصلے کا کونا فولڈ کرنے کا حکم	1832

فہرست

فہرست	فتویٰ نمبر
امام کی بیوی بے پردہ دوکان چلائے تو اس کی امامت کا حکم	1833
سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھنے کا حکم	1834
دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے کا حکم	1835
دعائے قنوت بھول کر رکوع کیا پھر واپس لوٹ کر رکوع کیا تو نماز کا حکم	1836
جمعہ کی کل رکعتیں	1837
کپڑوں کے نیچے جرسی کی آستینیں فولڈ ہوں تو نماز کا حکم	1838
کندھوں سے نیچے تک بال رکھنے والے کی امامت کا حکم	1839
مسجد میں فتنہ کرنے والے کو مسجد سے نکالنے کا حکم	1840
معذور شرعی کی امامت کا حکم	1841
قعدہ اخیرہ میں شامل ہوتے ہی امام نے سلام پھیر دیا تو تشہد پڑھنے کا حکم	1842
رکوع میں ملنے سے رکعت ملنے کا حکم	1843
جمعہ کی شرائط اور جس مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہو اس میں جمعہ پڑھنے کا حکم	1844
فرض اکیلے پڑھ لینے کے بعد فرضوں کی جماعت کروانا	1845
تہجد کی ایک رکعت میں تین بار سورۃ اخلاص پڑھنا	1846
نماز میں ترک واجب پر نماز لوٹانے کا حکم	1847
گرم ٹوپی فولڈ کر کے نماز پڑھنے کا حکم	1848
جنازہ وتدفین	
جنازہ پڑھنے کے بعد میت کو دفنائے بغیر سورت ملک پڑھنا	1849

فہرست	فتویٰ نمبر
نماز جنازہ کے فرائض	1850
مردہ پیدا ہونے والے بچے کو دفن کرنے کی جگہ	1851
زوال کے وقت جنازہ پڑھنے کا حکم	1852
قبرستان کے بجائے اپنی زمین میں دفن ہونے کی وصیت کا حکم	1853
حمل ساقط کیا تو بچے کے جنازے کا حکم	1854
زکاۃ	
زکاۃ کی رقم سے ہسپتال بنانے کا حکم	1855
مکان یا مشکل وقت کے لیے جمع کی گئی رقم مین زکاۃ	1856
نکاح و طلاق، عدت	
عدت کے دوران پردے کا حکم	1857
بغیر رخصتی ہمبستری کر کے طلاق دی تو عدت کا حکم	1858
نکاح کرنے کی وسعت نہ ہو تو شہوت کم کرنے کا طریقہ	1859
بیس دن کا حمل ضائع ہو گیا تو خون کا حکم	1860
حیض کی حالت میں بیوی سے مباشرت کرنے کا حکم	1861
جمعہ کے دن نکاح کرنے کا حکم	1862
بیٹے کی ساس سے نکاح کرنے کا حکم	1863
بالغہ لڑکی سے اجازت لیے بغیر نکاح کا حکم	1864
عورت کی پہلے شوہر سے ہونے والی اولاد کا دوسرے شوہر کی اولاد سے نکاح	1865

فہرست

فہرست	فتویٰ نمبر
خرید و فروخت	
چیز خریدتے وقت قیمت کم کروانے کے لیے بحث و تکرار کا حکم	1866
مسجد میں ٹوپی عطر تسبیح وغیرہ بیچنے کا حکم	1867
چرس بیچنے کا حکم	1868
عورت کا نرسنگ کی نوکری کرنے کا حکم	1869
سگریٹ پان نسوار کے کاروبار کا حکم	1870
جرمانہ کی شرط پر قسطوں پر چیز لینے کا حکم	1871
ویڈیو گیمز بنا کر بیچنے کا حکم	1872
جائز و ناجائز	
مرغی کا پوٹا کھانے کا حکم	1873
گناہوں بھری ویب سائٹ بنانے کا گناہ	1874
الکوحل والے شیمپو کا حکم	1875
بوڑھی اور ضعیف العمر عورت کا بغیر محرم عمرے پے جانے کا حکم	1876
پوٹے کی جھلی سے بنائی گئی دوا کے استعمال کا حکم	1877
پتنگ لوٹنے کا حکم	1878
رخصت ہوتے ہوئے رب راکھا کہنے کا حکم	1879
سات سال کے لڑکے کا اپنی ماں بہن وغیرہ کے ساتھ ایک بستر پر سونے کا حکم	1880
قرآن پاک کو تجوید سے پڑھنے کا حکم قرآن کی روشنی میں	1881

فہرست	فتویٰ نمبر
سستی کی وجہ سے سجدہ تلاوت نہ کرنے کا حکم	1884
ننگے سر تلاوت قرآن کرنے کا حکم	1885
زندوں کو ایصال ثواب کرنے کا حکم	1886
پانی والے کولر میں انگلی ڈال کر پانی چیک کیا تو اسے پینے کا حکم	1887
اپنی اسائمنٹ کسی اور سے لکھوانا	1888
کوئی گالی دے تو جواب میں گالی دینے یا جھگڑنے کا حکم	1889
خنثیٰ جانور حلال یا حرام	1890
چوری کیے ہوئے پیسے واپس نہ کرنے کا حکم	1891
کھانے کے شروع اور آخر میں نمکین	1892
کتے کے بالوں کی وگ لگانے کا حکم	1893
متفرقات	
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اپنے والد کو تھپڑ مارنا	1894
کھانا کھانے والوں کو سلام کرنے کا حکم	1895
بادلوں کے آواز کی وجہ اور اس وقت کرنے والا عمل	1896
بد دعا کا قبول ہونا یا نہ ہونا	1897
داڑھی میں کنگھی کرنے سے گرنے والے بالوں کا حکم	1898
بالوں میں تیل لگانے کا سنت طریقہ	1899
حاملہ کو خون آئے تو ہمبستری کا حکم	1900

عقائد

1801

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کافر کہنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جو شخص سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کافر کہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: دانی مغل

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عظیم اور جلیل القدر صحابی رسول ہیں۔ اور ہر صحابی رسول بڑی عظمتوں اور رفعتوں کے مالک ہیں۔ ان کو کافر کہنا تو در کنار ان کی شان میں ادنی سی گستاخی کرنا بھی ناجائز و حرام ہے، اور کسی عام مسلمان کو بھی بلاوجہ شرعی کافر کہنا خود کفر ہے تو صحابی رسول کو معاذاللہ کافر کہنے والے پر بدرجہ اولی حکم کفر ہے۔ الزواجر عن اقتراف الکبائر میں احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی (المتوفی 974ھ) لکھتے ہیں: "أو في تكفير كل قائل قولا يتوصل به إلى تضليل الأمة أو تكفير الصحابة "ترجمہ: ہر اس شخص کی تکفیر میں شک کرنا بھی کفر ہے جس کی بات سے ساری اُمت کے گمراہ ہونے کا تاثر ملتا ہو۔ نیز صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کافر کہنے والے کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الاولی الشرک الاکبر، جلد 1، صفحہ 47، دار الفکر، بیروت)

امام قاضی ابو یعلی لکھتے ہیں: "وأما الرافضة فالحكم فيهم .. إن كفر الصحابة أو فسقهم بمعنى يستوجب به النار فهو كافر "ترجمہ: رافضیوں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ بلاشبہ صحابہ کو کافر یا فاسق قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے اپنے اوپر ہی جہنم واجب ہو جاتی ہیں اور وہ خود کافر ہیں۔ (کتاب المعتمد، صفحہ: 267)

امام عبد القاہر البغدادی التمیمی الاسفرایینی (المتوفی 429ھ) لکھتے ہیں: "وأما أهل الأهواء من الجارودية والهشامية والجهمية والإمامية الذين كفروا اخيار الصحابة .. فإنا نكفرهم، ولا تجوز الصلاة عليهم عندنا ولا الصلاة خلفهم "ترجمہ: گمراہوں میں سے جارودیہ، ہشامیہ، جہمیہ اور امامیہ (شیعہ) جنہوں نے صحابہ کرام کی مایہ ناز ہستیوں کی تکفیر کا ارتکاب کیا۔۔۔ ہم ان کو کافر قرار دیتے ہیں اور ہمارے نزدیک نہ ان کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہیں اور نہ ہی ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔ (کتاب الفرق بین الفرق، صفحہ 350، دار الآفاق الجدیدۃ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

25 رجب المرجب 1446ھ / 26 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتوی نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتوی نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY | فقہی مسائل گروپ | WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ — وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

1802

فقہی مسائل گروپ

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

آن لائن

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

ظالموں کے لیے ہدایت کی دعا کرنا جبکہ قرآن میں ہے کہ اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ رب چاہے تو ظالموں کو ہدایت دے دے، یہ دعا کرنا کیسا ہے؟ کیونکہ قرآن پاک میں ہے کہ اللہ پاک ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ رہنمائی فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: حافظ صدیق چشتی

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ظالموں کے لیے ہدایت کی دعا کرنے میں شرعی کوئی خرابی نہیں، اور قرآن پاک میں جہاں ظالموں کو ہدایت نہ دینے کا ذکر ہے وہاں ایک خاص کفار کا طبقہ مراد ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَ شَهِدُوْۤا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُؕ-وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ(86) ترجمہ: کنزالایمان: کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لا کر کافر ہو گئے اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آچکی تھیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ (القرآن، سورۃ آل عمران، آیت 86) تفسیر صراط الجنان میں اسی آیت کے تحت ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ”یہ آیت ان یہودی اور عیسائی علماء کے متعلق نازل ہوئی جو نبی آخر الزمان ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے لوگوں کو خوشخبریاں دیتے تھے، تاجدارِ رسالت ﷺ کے طفیل سے دعائیں کرتے تھے لیکن آپ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد اپنے مفادات اور حسد کی وجہ سے آپ ﷺ کے مخالف ہو گئے۔ ان کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیوں ہدایت دے گا جنہوں نے ایمان کے بعد کفر کو اختیار کیا حالانکہ پہلے وہ اس بات کی گواہی دے چکے تھے کہ یہ رسول سچا ہے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے ایمان کی توفیق دے جو جان پہچان کر منکر ہو گئی ہو یعنی ایسوں کو ہدایت نہیں ملتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جان بوجھ کر حق کا انکار کرنے کی بہت نحوست ہے نیز معلوم ہوا کہ حسد نہایت خبیث بیماری ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی جانتے بوجھتے انکار کر دیتا ہے اور یہ حسد بعض اوقات کفر تک پہنچا دیتا ہے۔

(تفسیر صراط الجنان، آل عمران، آیت 86)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24 جمادی الاخری 1446ھ / 27 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

Fiqhi Masail Group

1803

انسان کے مرنے کے بعد اعمال لکھنے والے فرشتوں کا کام

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جب انسان مرتا ہے تو اس کے اعمال لکھنے والے فرشتے کہاں جاتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال لکھنے والے فرشتے رب عزوجل کی عبادت میں مشغول ہو جاتے ہیں، اور مرنے والے مؤمن کی قبر پر قیامت تک کے لیے اللہ پاک کی پاکی و تسبیح بیان کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ شعب الایمان میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: وکل اللہ بعبدہ المؤمن ملکین یکتبان عملہ فإذا مات قال الملکان اللذان وکلا بہ یکتبان عملہ: قد مات، فتأذن لنا فنصعد إلی السماء، فیقول اللہ عزوجل: سمائی مملوءۃ من ملائکتی یسبحونی فیقولان: أفنقیم فی الأرض؟ فیقول اللہ: أرضی مملوءۃ من خلقی یسبحونی فیقولان: فأین؟ فیقول قوما علی قبر عبدی فسبحانی واحمدانی وکبرانی وھللانی واکتبا ھذا لعبدی إلی یوم القیامۃ" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں کو اپنے مومن بندے پر مقرر کر رکھا ہے، جو اس کے اعمال لکھتے رہتے ہیں، جب یہ انسان فوت ہو جاتا ہے تو یہ دونوں فرشتے جو مومن کے پر مقرر کئے گئے تھے، کہتے ہیں: اے ہمارے رب عزوجل! یہ شخص تو اب وفات پا چکا ہے، ہمیں اجازت مرحمت فرما کہ ہم آسمان کی طرف رجوع کریں، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا آسمان میرے فرشتوں سے پر ہے، جو میری تسبیح بیان کرتے ہیں، وہ عرض کرتے ہیں: کیا ہم زمین پر ٹھہرے رہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: زمین بھی میری مخلوق سے بھری ہوئی ہے، جو میری تسبیح بیان کرتی ہے، وہ عرض کرتے ہیں: ہم کہاں رہیں؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرے اس بندے کی قبر پر کھڑے رہو اور میری تسبیح، تعریف، کبریائی اور کلمہ طیبہ پڑھتے رہو اور یہ سب کچھ میرے اسی بندے کے لئے قیامت تک کے لئے لکھتے رہو۔

(شعب الایمان، الصبر علی المصائب، باب فی الصبر علی المصائب، فصل فی ذکر ما فی الاوجاع ۔۔۔ الخ، جلد 12، صفحہ 324، مطبوعہ بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

09 رجب المرجب 1446ھ / 10 جنوری 2025ء

- طلبائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY | فقہی مسائل گروپ | WWW.ARQFACADEMY.COM

1804

بدمذہب سید ہونے کا دعوی کرے تو اس کی تعظیم کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کوئی بدمذہب سیّد ہونے کا دعویٰ کرے تو کیا اس کی بھی تعظیم و تکریم کی جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر کوئی بدمذہب سید ہونے کا دعوی کرے اور اس کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی کسی بھی طرح کی تعظیم نہیں کی جائے گی، اور نہ ہی ایسا شخص سید ہے کہ کفر کی وجہ سے سیادت جاتی رہی، اور اگر بدمذہبی حد کفر تک نہ پہنچی ہو تو نسب منقطع نہیں ہو گا لیکن بدمذہب ہونے کی وجہ سے عملی تعظیم جیسے ہاتھ وغیرہ چومنا، یا اس کی آمد پر کھڑے ہو جانا، اس کی شرعا اجازت نہیں تاکہ لوگ اس سے دور رہیں اور بدمذہبیت سے محفوظ رہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سادات کرام کی تعظیم ہمیشہ کی جائے گی جب تک ان کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچے کہ اس کے بعد وہ سید ہی نہیں نسب منقطع ہے۔ اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: قَالَ یٰنُوۡحُ اِنَّهٗ لَیۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیۡرُ صَالِحٍ ﱟ (پ ۱۲، ھود: ۴۶) ترجمہ فرمایا: اے نوح: وہ یعنی تیرا بیٹا کنعان تیرے گھر والوں میں نہیں ہے بے شک اس کے کام بڑے نالائق ہیں بدمذہب جن کی بدمذہبی حد کفر کو پہنچ جائے اگرچہ سید مشہور ہوں نہ سید ہیں نہ ان کی تعظیم حلال بلکہ توہین و تکفیر فرض۔ (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 198، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

خزائن العرفان فی تفسیر القرآن میں ہے: اس سے ثابت ہوا کہ نسبی قرابت سے دینی قرابت زیادہ قوی ہے۔

(خزائن العرفان پارہ 12، سورہ ھود، تحت الآیہ 46)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

25 رجب المرجب 1446ھ/26 جنوری 2025ء

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتوی نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتوی نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1805

حضور ﷺ پر ہمارے اعمال پیش ہوتے ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ انسان کے اعمال کب حضور ﷺ کو پیش کیے جاتے ہیں؟

User ID: غلام مصطفیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

روایات کے مطابق صبح شام حضور ﷺ کو امتیوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اچھے اعمال پر حضور ﷺ خوش ہوتے ہیں، اور رب عزوجل کا شکر ادا کرتے ہیں اور برے اعمال کو ملاحظہ کر کے امتیوں کے لیے بخشش کی دعا فرماتے ہیں۔ زرقانی میں ہے:

وتعرض أعمال أمته عليه، ويستغفر لهم، روى بن المبارك عن سعيد بن المسيب قال: "ليس من يوم إلا وتعرض على النبي صلى الله عليه وسلم أعمال أمته غدوة وعشيا فيعرفهم بسيماهم وأعمالهم". یعنی: ہر روز صبح اور شام اُمّت کے تمام اعمال سیّد عالم ﷺ کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ اُمّت کے نیک اعمال پر آپ اللہ پاک کا شکر ادا کرتے جبکہ بُرے اعمال پر بخشش طلب فرماتے ہیں۔

(زرقانی علی المواہب، تابع المقصد الرابع فی معجزاتہ، الفصل الرابع: ما اختص بہ من الفضائل والکمالات، جلد 7، صفحہ 373، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

25 رجب المرجب 1446ھ/ 26 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنزالمدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 00923471992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1807

کیا علاج کروانا توکل کے خلاف ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ علاج سنت مبارکہ ہے ؟اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا یہ توکل کے خلاف ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبداحمد نعیمی (User ID)

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ علاج کروانا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔اور حلال چیزوں سے دوا کرنے اور حرام چیزوں سے دوا نہ کرنے کا حکم حدیث مبارکہ میں موجود ہے اور علاج کروانا اللہ پر بھروسہ کرنے کے خلاف نہیں ہے۔حدیث پاک میں ہے: وعن أبي الدرداء، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "«إن الله أنزل الداء والدواء، وجعل لكل داء دواء، فتداووا، ولا تداووا بحرام»". رواه أبو داود۔ یعنی: سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالی نے بیماری اور دوا کو پیدا فرمایا ہے پس علاج کرو مگر حرام سے علاج نہ کرو۔ (معجم الکبیر، ج24، ص254، حدیث 649)

دوسری حدیث شریف میں آتا ہے: وعن أسامة بن شريك رضي الله عنه قال: قَالَتِ الأَعْرَابُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَا نَتَدَاوَى ۔ قَالَ: نَعَمْ، يَا عِبَادَ اللهِ تَدَاوَوْا، فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً، إِلَّا دَاءً وَاحِدًا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا هُوَ ۔ قَالَ: الْهَرَمُ. ترجمہ: حضرت اسامہ بن شریک سے روایت ہے کہ کچھ دیہاتی حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم دوا و علاج کریں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں اے اللہ کے بندو! دوا و علاج کرو، کیونکہ اللہ تبارک وتعالی نے کوئی ایسی بیماری پیدا نہیں کی، جس کی شفا نہ رکھی ہو، سوائے ایک بیماری کے کہ اس کا کوئی علاج نہیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ کہ وہ کونسی بیماری ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بڑھاپا ہے۔ (سنن ترمذی: حدیث نمبر: 2038)

علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: وحاصله أن رعاية الأسباب بالتداوي لا تنافي التوكل، كما لا ينافيه دفع الجوع بالأكل وقطع العطش بالشرب، ومن ثم قال المحاسبي: يتداوى المتوكل اقتداء بسيد المتوكلين، یعنی: اور اس کا حاصل یہ ہے کہ علاج کے لئے دوا وغیرہ کے اسباب اختیار کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے جیسا کہ بھوک مٹانے کے لئے کھانا کھایا اور پیاس بجھانے کے لئے پانی پیا جاتا ہے، امام حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ توکل کرنے والے کو چاہئے کہ سید المتوکلین ﷺ کی اقتدا (اتباع) میں علاج کروائے۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج8، ص289، تحت الحدیث: 4515)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

16 رجب المرجب 1446ھ / 17 جنوری 2025ء

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتوی نویسی اور کنزالمدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔

● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتوی نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔

● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

1808

شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی خلافت کا انکار کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ شیخین کریمین کی خلاف کا انکار کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

User ID: عطاری جلالی رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ شیخین کریمین کی خلافت اجماع قطعی سے ثابت ہے، اس کا انکار کرنا عند الفقہاء مطلقا کفر ہے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: من انکر امامۃ ابی بکر الصدیق۔ رضی اللہ عنہ۔ فھو کافر، وعلی قول بعضھم ھو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انہ کافر وکذلک من انکر خلافۃ عمر۔ رضی اللہ عنہ۔ فی اصح الاقوال کذا فی الظھیریۃ ترجمہ: جو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے، اور بعض نے کہا کہ کافر نہیں، وہ بدعتی ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے۔ ایسے ہی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کرے، صحیح ترین قول کے مطابق، ایسا ہی ظہیریہ میں ہے۔

(مجموعۃ من المؤلفین، الفتاوی الھندیۃ، کتاب السیر، الباب التاسع، مطلب فی موجبات الکفر، جلد 2، صفحہ 264، بیروت)

البحر الرائق میں ہے: فیکفر۔۔۔بانکارہ صحبۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ بخلاف غیرہ وبانکارہ امامۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ علی الاصح کانکارہ خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ علی الاصح۔ یعنی: پس بندہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرنے کے سبب کافر جائے گا برخلاف ان کے علاوہ کے انکار کے، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی امامت کا انکار کرنے کے سبب کافر ہو جائے گا اصح قول کے مطابق جیسے عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کرنے سے کافر ہو جاتا ہے، اصح قول کے مطابق۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، جلد 5، صفحہ 131، بیروت)

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے: الرافضی ان فضل علیا فھو مبتدع وان انکر خلافۃ الصدیق فھو کافر۔

(مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، جلد 1، صفحہ 108، بیروت)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "تحقیق مقام و تفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ صرف اس قدر کہ انھیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و فتوی کی تصحیحات پر مطلقا کافر ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 14، صفحہ 251، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 رجب المرجب 1446ھ / 13 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتوی نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتوی نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1809

خدا بھی نہ رہ سکا محبت کے تقاضے سے
اک محبوب کی خاطر ساری کائنات بنادی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ خدا بھی نہ رہ سکا محبت کے تقاضے سے ایک محبوب کی خاطر ساری کائنات بناڈالی، یہ شعر پڑھنا کیسا ہے؟

User ID: غلام مصطفیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مذکورہ بالا شعر کفریہ ہے کیونکہ اس شعر میں نہ رہ سکا کہنے سے اللہ پاک کو عاجز کہنا ہے جو کہ کفر ہے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: یکفر إذا وصف اللہ تعالی بما لا یلیق بہ۔۔۔أو نسبہ إلی الجھل أو العجز أو النقص. ترجمہ: بندہ کافر ہو جائے گا جبکہ وہ اللہ پاک کو ان چیزوں کے ساتھ موصوف کرے جو اللہ پاک کی شان کے لائق نہیں یا اللہ پاک کی نسبت جہالت کی طرف کرنا یا عجز یا نقص کی طرف کرنا۔

(مجموعۃ من المؤلفین، الفتاوی الھندیۃ، جلد 2، صفحہ 258، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

28 رجب المرجب 1446ھ/29 جنوری 2025ء

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدقائق پڑھا کر تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY | فقہی مسائل گروپ | WWW.ARQFACADEMY.COM

طہارت

عورت کے احتلام کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ عورت نے خواب میں شیطانی نظارے دیکھے جس سے اسے لذت محسوس ہوئی تو کیا اس سے غسل فرض ہو گا؟ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟

User ID: فرخ جاوید جاوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے اور اگر احتلام میں عورت ڈسچارج ہو گئی، تری پائی گئی تو اس پر غسل کرنا فرض ہو گا۔ سنن ترمذی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عورت کے احتلام کے متعلق حکم دریافت کیا گیا کہ اگر عورت خواب میں وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو کیا حکم ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "نعم، إذا هي رأت الماء فلتغتسل۔" ترجمہ: ہاں، جب وہ منی دیکھے تو غسل کرے۔ (سنن ترمذی، ج 01، ص 74، مطبوعہ دار الفکر)

فتاوی عالمگیری میں ہے: "ولو تذكر الاحتلام ولذة الإنزال ولم ير بللا لا يجب عليه الغسل والمرأة كذلك في ظاهر الرواية؛ لأن خروج منيها إلى فرجها الخارج شرط لوجوب الغسل عليها وعليه الفتوى" یعنی اگر احتلام اور فارغ ہونے کی لذت یاد ہو مگر وہ شخص تری نہ دیکھے تو اس پر غسل واجب نہیں، اور عورت ظاہر الروایہ کے مطابق اس معاملے میں مرد ہی کے حکم میں ہے، کیونکہ عورت کی منی کا خارج ہو کر فرج خارج کی طرف آجانا اس عورت پر غسل واجب ہونے کی شرط ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 15، پشاور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "عورت کو خواب ہوا تو جب تک منی فرجِ داخل سے نہ نکلے غسل واجب نہیں۔"

(بہار شریعت، ج 01، ص 322، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 جمادی الاخری 1446ھ/16 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ
فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہتے ہیں یا ہر مومن کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہتے ہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679

ریگزین موزوں پر مسح کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا ریگزین کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

User ID: ارشد محمود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ موزے پر مسح جائز ہونے کی تین شرائط ہیں۔ (1) اتنے موٹے اور مضبوط ہوں کہ تنہا انہیں کو پہن کر (تین میل تک) سفر طے کریں تو وہ پھٹ نہ جائیں۔ (2) اور ان پر پانی پڑے تو روک لیں، پانی فوراً پاؤں کی طرف چھن نہ جائے۔ (3) نیز موٹے ہونے کے سبب کسی چیز سے باندھے بغیر پنڈلی پر رکے رہیں، ڈھلک نہ آئیں۔ ریگزین کے موزے اگر ایسے ہیں جس میں یہ تینوں شرائط پائی جائیں تو ان پر مسح کرنا جائز ہے اور عموماً ان میں یہ شرائط پائی جاتی ہیں۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: سُوتی یا اُونی موزے جیسے ہمارے بلاد میں رائج (ہیں) ان پر مسح کسی کے نزدیک درست نہیں کہ نہ وہ مجلد ہیں، یعنی ٹخنوں تک چمڑا منڈھے ہوئے، نہ منعل یعنی تلا چمڑے کا لگا ہوا، نہ ثخین یعنی ایسے دبیز و محکم کہ تنہا انہیں کو پہن کر قطع مسافت کریں، تو شق نہ ہو جائیں اور ساق پر اپنے دبیز ہونے کے سبب بے بندش کے رُکے رہیں ڈھلک نہ آئیں اور اُن پر پانی پڑے تو روک لیں فوراً پاؤں کی طرف چھن نہ جائے جو پاتا بے ان تینوں وصف مجلد منعل ثخین سے خالی ہوں اُن پر مسح بالاتفاق ناجائز ہے، ہاں اگر اُن پر چمڑا منڈھ لیں یا چمڑے کا تلا لگا لیں، تو بالاتفاق یا شاید کہیں اُس طرح کے دبیز بنائے جائیں، تو صاحبین کے نزدیک مسح جائز ہوگا اور اسی پر فتوی ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 4، صفحہ 346، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24 جمادی الاخری 1446ھ/27 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہتے ہیں یا مومنین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1812

وضو کرتے ہوئے جسم کو ہاتھ سے ملنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ وضو کرتے ہوئے کوئی عضو دھوتے ہوئے ہاتھ سے ملنا ضروری ہے ؟

سائل: انیس خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ دوران وضو اعضاء کو ہاتھ سے ملنا ضروری نہیں لیکن مستحب ہے کہ دھوتے ہوئے ہاتھوں سے عضو پر ہاتھ پھیرا جائے خصوصا سردیوں میں اس کی حاجت ہوتی ہے کہ ہاتھ پھیرے بغیر پانی مکمل عضو تک نہیں پہنچتا۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ وضو کے مستحبات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "بہت سے مستحبات ضمناً اوپر ذکر ہو چکے، بعض باقی رہ گئے وہ لکھے جاتے ہیں۔۔۔ پانی بہاتے وقت اعضا پر ہاتھ پھیرنا خاص کر جاڑے میں۔ پہلے تیل کی طرح پانی چُپڑ لینا خُصوصاً جاڑے میں ۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 299-300، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ایپ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 رجب المرجب 1446ھ/9 جنوری 2025

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1813

پیشاب کرتے ہوئے اس کے چھینٹے نیچے ٹکرا کر کپڑوں پر پڑے تو کپڑوں کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ہم وش روم میں حاجت کے لیے جاتے ہیں اگر پاٹ کے اندر پیشاب ٹکرائے اور اس کے قطرے اڑ کر کپڑوں پر یا جسم پر گر جائیں تو کیا حکم ہے؟

User ID: غلام مصطفیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر سوئی کے ناکے کے برابر باریک چھینٹے پڑے تو کپڑے ناپاک نہیں ہوں گے۔ ان سے بچنا بھی انتہائی مشکل امر ہے ہاں اس سے بڑے قطرے ہوں تو کپڑے ناپاک ہو جائیں گے۔ ہدایہ میں ہے: ”فإن انتضح علیه البول مثل رءوس الإبر فذلك لیس بشیء، لأنه لا یستطاع الامتناع عنه“ ترجمہ: اگر کپڑوں پر سوئی کی نوک برابر پیشاب کی چھینٹیں پڑ جائیں تو ان کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا کیونکہ ان سے بچنے کی استطاعت نہیں۔

(ہدایہ، جلد 1، صفحہ 38، دار احیاء التراث العربي، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

25 رجب المرجب 1446ھ / 26 جنوری 2025ء

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلّمہ موجود ہے۔

0092 347 1992267 ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

1814

غسل سے پہلے وضو نہ کیا تو غسل کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر غسل سے پہلے وضو نہ کیا صرف غسل کے فرض پورے کیے تو کیا غسل ہو جائے گا؟

User ID: فرخ جلیل سید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ غسل سے پہلے وضو کرنا سنت ہے، فرض یا واجب نہیں۔ کریں تو ثواب کے مستحق ہیں لیکن اگر کوئی غسل سے پہلے وضو نہیں کرتا تو بھی اس کا غسل ہو جائے گا، لیکن ثواب سے محروم رہیں گے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے: واللفظ للبخاری: عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان إذا اغتسل من الجنابۃ بدأ فغسل یدیہ ثم توضأ کما یتوضأ للصلاۃ ثم یدخل أصابعہ فی الماء فیخلل بہا أصول شعرہ ثم یصب علی رأسہ ثلاث غرف بیدیہ ثم یفیض الماء علی جلدہ کلہ. یعنی: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے ہاتھ دھوتے، پھر نماز جیسا وضو فرماتے، پھر اپنے ہاتھ پانی میں ڈالتے اور ان کے ساتھ اپنے بالوں کی جڑوں تک پہنچاتے، پھر اپنے ہاتھ سے سر پر تین چلو بہاتے، پھر پورے بدن پر پانی بہاتے۔ (صحیح البخاری، حدیث 248)

عمدۃ القاری میں اس حدیث کے تحت ہے: إن کان النص مطلقا ولم یذکر فیہ شیئا یبدأ بہ فعائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا، ذکرت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنہ کان یتوضأ کما یتوضأ للصلاۃ قبل غسلہ فیکون سنۃ غیر واجب. ترجمہ: اگرچہ نص مطلقا ہے اور اس میں ایسی چیز کا ذکر نہیں جس سے ابتداء کی جائے۔ پس عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غسل سے پہلے وضو کرتے تھے جیسے نماز کا وضو کرتے ہیں، تو وضو کرنا سنت ہے نہ کہ واجب۔ (بدر الدین العینی، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، کتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل، جلد 3، صفحہ 191، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

16 رجب المرجب 1446ھ/ 17 جنوری 2025ء

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

0092 347 1992267 ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور درس علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں:

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1815

حاملہ کو خون آئے تو ہمبستری کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر دو ڈھائی ماہ کا حمل ہونے کے بعد عورت کو دوبارہ حیض آجائے تو ہمبستری کے لیے کیا حکم ہے کتنے دن چالیس دن تک نہیں کرنی چاہیے یا کر سکتے ہیں؟

User ID:صوفی جی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ حاملہ عورت کو جو خون آتا ہے وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ کا خون ہوتا ہے اور اس حالت میں نماز و روزہ اور ہمبستری منع نہیں ۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: (ودم الاستحاضۃ کالرعاف الدائم لا یمنع لصلاۃ ولا الصوم ولا الوطء. کذا فی الھدایۃ. ترجمہ: اور استحاضہ کا خون مسلسل بہنے والی نکسیر کی طرح ہے اس میں نماز و روزہ اور بیوی سے ہمبستری منع نہیں۔ ایسا ہی ہدایہ میں ہے۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، جلد 1، صفحہ 39، دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 388، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

25رجب المرجب 1446ھ/26 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتوی نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتوی نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

1816

گلے میں تعویذ لٹکائے بیت الخلاء میں جانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا تعویذ کے ساتھ کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو سکتا ہے؟

User ID: عطاری جلالی رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر تعویذ پلاسٹک کوٹنگ کیا ہوا یا کپڑے میں سلا ہوا ہے جس کی وجہ سے لکھائی نظر نہیں آ رہی تو اسے پہن کر بیت الخلا جانے میں حرج نہیں البتہ ایسا تعویذ بھی اگر باہر رکھ کر ہی بیت الخلا میں جائیں تو زیادہ بہتر ہے اگر تعویز ایسا ہو کے اس کی لکھائی سامنے نظر آ رہی ہو تو اس سے پہن کر بیت الخلا میں نہیں جا سکتے ہاں اگر اس سے چھپا لیا جائے تو اسے اب ساتھ لے جانے میں کوئی حرج نہیں لیکن بہتر یہی ہے کہ اسے باہر رکھ کر جائیں۔ مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ اسی طرح کے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: جس تعویذ کے حروف ظاہر ہوں اس سے پہن کر بیت الخلا وغیرہ نجاست کی جگہوں میں جانا منع ہے۔ حدیث شریف میں ہے: کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ یعنی: پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا میں داخل ہوتے تو اپنی انگوٹھی اتار لیتے۔ (ابو داؤد، ترمذی) اور اگر حروف نظر نہ آتے ہوں تو انہیں پہن کر جانے میں حرج نہیں۔

(فتاوی فیض الرسول، جلد 2، صفحہ 561-562، اکبر بک سیلرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

25 رجب المرجب 1446ھ/26 جنوری 2025ء

علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتوی نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتوی نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

1817

اعضائے وضو دھوتے وقت کی دعائیں اور یہ دعائیں پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ وضو کرتے ہوئے ہر عضو کو دھونے کی دعائیں کون سی ہیں؟اور اگر نہ پڑھیں تو بھی وضو ہو جائے گا؟

User ID

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایة الحق والصواب

دوران وضو ہر عضو دھوتے وقت ماثورہ دعائیں پڑھنا مستحب ہے یعنی پڑھیں تو ثواب ہے، لیکن نہ پڑھیں تو بھی وضو ہو جائے گا۔ بہار شریعت میں وضو کے مستحبات کے بیان میں ہے: (1) ہر عُضْو کے دھوتے یا مسح کرتے وقت نیّتِ وُضو حاضر رہنا اور (2) بسم اللہ کہنا اور (3) درود اور (4) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔) (صلی اللہ علیہ وسلم) اور (5) کلی کے وقت اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (اے اللہ (عزوجل) تو میری مدد کر کہ قرآن کی تلاوت اور تیرا ذکر و شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔) اور (6) ناک میں پانی ڈالتے وقت اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِيْ رَائِحَةَ النَّارِ (اے اللہ (عزوجل) تو مجھ کو جنت کی خوشبو سونگھا اور جہنم کی بُو سے بچا۔) اور (7) مونھ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ (اے اللہ (عزوجل) تو میرے چہرے کو اجالا کر جس دن کہ کچھ مونھ سفید ہوں گے اور کچھ سیاہ) اور (8) داہنا ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا (اے اللہ (عزوجل) میرا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دے اور مجھ سے آسان حساب کرنا۔) اور (9) بایاں ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ (اے اللہ (عزوجل) میرا نامۂ اعمال نہ بائیں ہاتھ میں دے اور نہ پیٹھ کے پیچھے سے۔) اور (10) سر کا مسح کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ (اے اللہ (عزوجل) تو مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہو گا۔) اور (11) کانوں کا مسح کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ (اے اللہ (عزوجل) مجھے ان میں کر دے جو بات سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔) اور (12) گردن کا مسح کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ (اے اللہ (عزوجل) میری گردن آگ سے آزاد کر دے۔) اور (13) داہنا پاؤں دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ (اے اللہ (عزوجل) میرا قدم پل صراط پر ثابت قدم رکھ جس دن کہ اس پر قدم لغزش کریں گے۔) اور (14) بایاں پاؤں دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَّتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ (اے اللہ (عزوجل) میرے گناہ بخش دے اور میری کوشش بار آور کر دے اور میری تجارت ہلاک نہ ہو۔) پڑھے یا سب جگہ دُرود شریف ہی پڑھے اور یہی افضل ہے۔ اور (15) وُضو سے فارغ ہوتے ہی یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (الٰہی تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں کر دے۔)

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 301-302، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملخصاً)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

16 رجب المرجب 1446ھ / 17 جنوری 2025ء

- طلبائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنزالمدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

1818

آنکھ سوجنے کی وجہ سے نکلنے والے پانی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آنکھ سوجنے کی وجہ سے اس سے جو پانی نکلتا ہے کیا وہ بھی وضو توڑ دے گا اور نجس ہے؟

User ID: محمد زبیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ آنکھ کے اندر کسی زخم یا بیماری کی وجہ سے پانی نکلے تو یہ پانی نجس بھی ہے اور اس سے وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔ ورنہ وضو نہیں ٹوٹے گا اور یہ پانی نجس بھی نہیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: آنکھ، کان، ناف، پستان وغیرہا میں دانہ یا ناصور یا کوئی بیماری ہو، ان وجوہ سے جو آنسو یا پانی بہے وضو توڑ دے گا۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 308، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید آگے لکھتے ہیں: آنکھ دکھتے میں جو آنسو بہتا ہے نجس و ناقض وضو ہے، اس سے احتیاط ضروری ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 313، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

28 رجب المرجب 1446ھ / 29 جنوری 2025ء

علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

1819

مرد مہندی لگائے تو اس کا وضو نہیں ہوتا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کہتے ہیں کہ مرد ہاتھ پر مہندی لگائے تو وضو نہیں ہوتا اس کی کیا حقیقت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

User ID

سب سے پہلے یہ جان لیں کہ مرد کے لیے ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں پر مہندی لگانا ناجائز وحرام ہے، کیونکہ یہ عورتوں سے مشابہت ہے اور عورتوں سے مشابہت حرام ہے ہاں سر اور داڑھی کے بالوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔اور وضو کے متعلق حکم شرع یہ ہے کہ مہندی اگر ایسی ہے کہ دھونے کے بعد اس کا صرف رنگ رہتا ہے تہہ وغیرہ نہیں بنتی یا معمولی سی بنتی ہے تو اس میں غسل و وضو ہو جائے گا اور مہندی اگر ایسی ہے کہ دھونے کے بعد پلاسٹک کی طرح جس کی تہہ جمی رہتی ہے اگر اسے اتارنا ممکن ہے تو وضو و غسل میں اسے اتار کر جسم تک پانی پہنچانا فرض ہے اور اگر اسے اتارنا ممکن نہ ہو تو حرج کے سبب وضو و غسل ہو جائے گا البتہ ایسی مہندی عورت کو بھی لگانی نہیں چاہیے۔ سنن ابی داؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ''أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أتی بمخنث قد خضب یدیہ ورجلیہ بالحناء، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ''ما بال ھذا؟'' فقیل: یا رسول اللہ، یتشبہ بالنساء، فامر بہ فنفی إلی النقیع'' ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک مخنّث (یعنی ہیجڑے) کو لایا گیا، اس نے اپنے ہاتھ پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''اس کا کیا معاملہ ہے؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یہ عورتوں کی مشابہت اختیار کرتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے جلا وطن کرنے کا حکم ارشاد فرمایا تو اُسے نقیع (مدینے سے دور ایک مقام) کی طرف جلا وطن کر دیا گیا۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الحکم فی المخنثین، ج4، ص282، حدیث4928، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ''مرد کو ہتھیلی یا تلوے بلکہ صرف ناخنوں ہی میں مہندی لگانی حرام ہے کہ عورتوں سے تشبّہ ہے۔

(فتاوی رضویہ، ج24، ص542، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جس چیز کی آدمی کو عموماً یا خصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی نگہداشت واحتیاط میں حرج ہو، ناخنوں کے اندر یا اُوپر یا اور کسی دھونے کی جگہ پر اس کے لگے رہ جانے سے اگرچہ جرم دار ہو، اگرچہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے، اگرچہ سخت چیز ہو وضو ہو جائے گا، جیسے پکانے، گوندھنے والوں کے لیے آٹا، رنگریز کے لیے رنگ کا جرم، عورتوں کے لیے مہندی کا جرم، لکھنے والوں کے لیے روشنائی کا جرم، مزدور کے لیے گارا مٹی، عام لوگوں کے لیے کوئے یا پلک میں سُرمہ کا جرم، اسی طرح بدن کا میل، مٹی، غبار، مکھی، مچھر کی بیٹ وغیرہ۔

(بہار شریعت، جلد اول، حصہ دوم، صفحہ292، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ أعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

28 رجب المرجب 1446ھ/29 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنزالمدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جاتی ہے۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جاتی ہے۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

اذان

کانوں میں انگلیاں ڈالے بغیر اذان دی تو اذان کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کانوں میں انگلیاں ڈالے بغیر اذان دی تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: غفران شیرازی

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اذان کے دوران کانوں میں انگلیاں ڈالنا مستحب ہے۔اور ایسے ہی کانوں کے اوپر ہاتھ رکھ لینا بھی اچھا ہے۔البتہ اگر کوئی کانوں میں انگلیاں ڈالے بغیر اذان دے تو بھی اذان درست ہو جائے گی ۔ سنن ابن ماجہ میں ہے : عن طريق عمار بن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بلالا أن يجعل إصبعيه في أذنيه وقال: إنه أرفع لصوتك ترجمہ : عمار بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اذان میں اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال لیا کریں۔اور فرمایا کہ یہ تمہاری آواز کو بلند کرے گا ۔

(سنن ابن ماجہ: أبواب الأذان والسنة فيها ، باب السنة في الأذان ج1 ص52 رقم: 710 دار الفکر بیروت)

در مختار میں ہے: ويجعل ندبا اصبعيه في صماخ اذنيه فاذانه بدونه حسن وبه احسن یعنی: اور مستحب ہے مؤذن اپنی انگلیاں اپنے کانوں کے سوراخوں میں ڈالے پس اس کی اذان اس کے بغیر اچھی ہے اور اس کے ساتھ زیادہ اچھی ہے ۔اس کے تحت شامی میں ہے: وان جعل يديه على اذنيه فحسن لان ابا محذورة رضي الله عنه ضم اصابعه الاربعة ووضعها على اذنيه ۔۔۔ قال في البحر: والامر في الحديث المذكور للندب بقرينة التعليل فلذا لو لم يفعل كان حسنا ۔۔ فان قيل ترك السنة كيف يكون حسنا ۔۔ قلنا ان الاذان معه احسن ، فاذا تركه بقي الاذان حسنا ، كذا في الكافي۔ فافهم یعنی: اور اگر اس نے اپنے ہاتھ اپنے کانوں کے رکھے تو پھر اچھا ہے کیونکہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے اپنی چاروں انگلیاں ملائیں اور انہیں اپنے کانوں پر رکھا۔ بحر میں فرمایا کہ حدیث میں جو امر مذکور ہے وہ استحباب کے لیے ہے آواز اونچی کرنے کے قرینے کی وجہ سے پس اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو بھی اچھا ہے۔پس اگر کہا جائے کہ سنت کو چھوڑنا اچھا کیسے ہو گیا؟ تو ہم نے کہا کہ بے شک اذان اس کے ساتھ احسن ہے اور اگر وہ اسے چھوڑتا ہے تو باقی اذان رہ گئی جو کہ خود ہی حسن ہے۔ایسا ہی کافی میں ہے۔پس اسے سمجھ لیں ۔

(الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، جلد 1، صفحہ 388، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخ میں انگلیاں ڈالے رہنا مستحب ہے اور اگر دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لے تو بھی اچھا ہے اور اول احسن ہے کہ ارشاد حدیث کے مطابق ہے اور بلندی آواز میں زیادہ معین۔کان جب بند ہوتے ہیں آدمی سمجھتا ہے کہ ابھی آواز پوری نہ ہوئی زیادہ بلند کرتا ہے۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 470، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

26 جمادی الاخری 1446ھ/ 29 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1821

اذان کا جواب دینے کی فضیلت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اذان کا جواب دینے پر کتنا ثواب ملتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اذان کا جواب دینے کے بہت سے فضائل مروی ہیں، ان میں ان میں سے ایک فضیلت یہ ہے کہ اذان واقامت کے ہر کلمے کا جواب دینے کے بدلے دوہزار نیکیاں ملتی ہیں، دوہزار گناہ مٹتے ہیں، اور دوہزار درجات بلند ہوتے ہیں۔ چنانچہ اذان کے فضائل ومسائل میں تاریخ ابن عساکر کے حوالے سے منقول ہے: مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار فرمایا: اے عورتو! جب تم بلال کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ تمہارے لئے ہر کلمے کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا۔ خواتین نے یہ سن کر عرض کی: یہ تو عورتوں کے لئے ہے مردوں کے لئے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کے لئے دُگنا۔ (تاریخ ابن عساکر، حدیث 6892) الحاصل اگر کوئی اسلامی بہن اِہتمام کے ساتھ روزانہ پانچوں نمازوں کی اذانوں اور پانچوں اِقامتوں کا جواب دینے میں کامیاب ہو جائے تو اُسے روزانہ ایک کروڑ تہتر لاکھ نیکیاں ملیں گی، ایک لاکھ تہتر ہزار درجات بلند ہوں گے اور ایک لاکھ تہتر ہزار گناہ مُعاف ہوں گے اور اسلامی بھائی کو دگنا یعنی 3 کروڑ 46 لاکھ نیکیاں ملیں گی، 3 لاکھ 46 ہزار درجات بلند ہوں گے اور 3 لاکھ 46 ہزار گناہ مُعاف ہوں گے۔

(اذان کے فضائل ومسائل، صفحہ 5، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 رجب المرجب 1446ھ / 13 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنزالمدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

1822

اذان کے بعد پڑھی جانے والی دعا اور اس کی فضیلت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اذان کے بعد جو دعا پڑھتے ہیں اس کی کیا دلیل ہے؟ اور اس کی فضیلت کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بخاری و دیگر کتب احادیث میں اذان کے بعد دعا پڑھنے کی ترغیب موجود ہے، اور اس کی فضیت حضور ﷺ نے یہ بیان فرمائی کہ جو اذان کے بعد اس دعا کو پڑھے گا اس کے لیے میری شفاعت ہوگی۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے: " عن جابر بن عبد اللہ، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من قال حین یسمع النداء، اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلاۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ، حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ"۔ ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر یہ کہے «اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلاۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ» اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء عند الاذان، رقم الحدیث 614)

درمختار میں ہے: ویدعو عند فراغہ بالوسیلۃ لرسول اللہ ﷺ۔ ترجمہ: اور مؤذن دعا کرے گا اذان سے فارغ ہونے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وسیلے کی۔ اس کے تحت شامی میں ہے: وزاد البیھقی فی آخرہ انک لا تخلف المیعاد یعنی: اور بیہقی نے اس کے آخر میں زائد کیا (انک لا تخلف المیعاد) (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، فائدۃ التسلیم بعد الاذان، جلد 1، صفحہ 398، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

09 رجب المرجب 1446ھ/10 جنوری 2025ء

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

نماز

جمعہ کا خطبہ اور نماز دو الگ الگ آدمیوں کا پڑھانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جمعہ کی نماز کے لیے اگر ایک بندہ خطبہ پڑھے اور دوسرا نماز پڑھائے تو کیا حکم شرع ہے ؟

User ID

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جو شخص خطبہ پڑھے اسی کا نماز جمعہ پڑھانا بہتر ہے، البتہ اگر خطبہ ایک شخص نے پڑھا اور نماز دوسرے شخص نے پڑھائی تو بھی نماز جمعہ ہو جائے گی، لیکن یہ خلاف اولی ہے ۔ امام اہل سنت سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :"غیر خطیب کا نماز پڑھانا اولی نہیں ۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 309، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "جس نے خطبہ پڑھا وہی نماز پڑھائے، دوسرا نہ پڑھائے اور اگر دوسرے نے پڑھا دی جب بھی ہو جائے گی، جبکہ وہ ماذون ہو۔"

(بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 776، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 جمادی الاخری 1446ھ/16 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مومنین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679

لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت قرآن کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت قرآن کرنا کیسا ہے؟

User ID:جانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مائیک پر ایسے تلاوت قرآن پاک کرنا کہ نمازیوں، یا سونے والوں، کو تکلیف پہنچے یا گھروں میں آواز جائے یا لوگ کام کاج میں معروف ہوں کہ تلاوت نہ سن سکیں وغیرہ وغیرہ تو یہ طریقہ درست نہیں بلکہ ایک جگہ مل بیٹھ کر باادب طریقے سے قرآن پاک پڑھنے اور سننے کا اہتمام کیا جائے۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: قرآن عظیم کی تلاوت آواز سے کرنا بہتر ہے مگر نہ اتنی آواز سے کہ اپنے آپ کو تکلیف یا کسی نمازی یا ذاکر کے کام میں خلل ہو یا کسی جائز نیند سونے والے کی نیند میں خلل آئے یا کسی بیمار کو تکلیف پہنچے یا بازار یا سرا یا عام سڑک ہو یا لوگ اپنے کام کاج میں مشغول ہیں اور کوئی سننے کے لئے حاضر نہ رہے گا ان صورتوں میں آہستہ ہی پڑھنے کا حکم ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد 23، صفحہ 383، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 جمادی الاخری 1446ھ/ 13 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1825

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

کپڑے کو اندر کی جانب فولڈ کر کے نماز پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا کپڑے کو اندر کی جانب فولڈ کیا جائے تب بھی نماز مکروہ تحریمی ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ کپڑے کو اندر کی جانب بھی فولڈ کرنا مکروہ تحریمی اور کف ثوب میں داخل ہے کیونکہ اس مسئلے میں اصل یہ ہے کہ کپڑے کا خلاف معتاد استعمال مکروہ ہے اور یہ طریقہ بھی خلاف معتاد ہے لہذا یہ مکروہ تحریمی ہے۔ خلیل ملت، مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ''شلوار کو اوپر اُڑس لینا یا اس کے پائنچہ کو نیچے سے لوٹ لینا، یہ دونوں صورتیں کفِ ثوب یعنی کپڑا سمیٹنے میں داخل ہیں اور کف ثوب یعنی کپڑا سمیٹنا مکروہ اور نماز اس حالت میں ادا کرنا، مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ کہ دہرانا واجب، جبکہ اسی حالت میں پڑھ لی ہو اور اصل اِس باب میں کپڑے کا خلافِ معتاد استعمال ہے، یعنی اس کپڑے کے استعمال کا جو طریقہ ہے، اس کے برخلاف اُس کا استعمال۔ جیسا کہ عالمگیری میں ہے۔

(فتاویٰ خلیلیہ، جلد 1، صفحہ 246، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 جمادی الاخریٰ 1446ھ/13 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہتے ہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

1826

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

جرابیں پہن کر مسجد میں جانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ سردیوں میں جرابیں پہن کر مسجد میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جرابوں میں اگر بدبو نہ ہو تو مسجد میں پہن کر نماز پڑھنے جا سکتے ہیں البتہ اگر جرابیں بدبودار ہوں تو انہیں پہن کر مسجد میں جانا ناجائز و گناہ ہے۔ کیونکہ مسجدوں کو صاف ستھرا رکھنے اور بدبودار چیزوں سے خالی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: من اکل من ھذہ الشجرۃ المنتنۃ فلا یقربن مسجدنا فان الملئکۃ تتاذی مما یتاذی منہ الانس ترجمہ: جو اس درخت بودار سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ فرشتے اس چیز سے اذیت پاتے ہیں جس چیز سے آدمی کو اذیت پہنچتی ہو۔

("صحیح مسلم"، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، الحدیث: 564، صفحہ 282)

سیدی امام اہلسنت بدبودار منہ مسجد میں لے جانے کے حوالے سے فرماتے ہیں: منہ میں بدبو ہونے کی حالت میں (گھر میں پڑھی جانے والی) نماز بھی مکروہ ہے اور ایسی حالت میں مسجد جانا حرام ہے جب تک منہ صاف نہ کر لے۔ اور دوسرے نمازی کو ایذا پہنچانی حرام ہے اور دوسرا نمازی نہ بھی ہو تو بھی بدبو سے ملائکہ کو ایذا پہنچتی ہے۔ حدیث میں ہے: "جس چیز سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں فرشتے بھی اس سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 7، صفحہ 384، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 جمادی الاخری 1446ھ / 13 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا ہر مومن کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

نائٹ ڈریس میں نماز پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا نائٹ ڈریس میں فجر کی نماز پڑھ سکتے ہیں؟

User ID: فرخ جاوید جالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نائٹ ڈریس میں نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ اسے پہن کر بندہ معززین کی مجلس میں جانے میں شرم محسوس کرتا ہے اور ہر وہ لباس جسے پہن کر بندہ کہیں دعوت پر جانے یں شرم محسوس کرے تو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ درمختار میں ہے: (وصلاته في ثياب بذلة) يلبسها في بيته (ومهنة) أي خدمة یعنی مکروہ ہے اسکی نماز ایسے کپڑوں میں جن کو گھر میں اور کام کاج کیلئے پہنتا ہے۔

اسکے تحت شامی میں ہے: قال في البحر، وفسرها في شرح الوقاية بما يلبسه في بيته ولا يذهب به إلى الأكابر، والظاهر أن الكراهة تنزيهية. یعنی بحر میں ہے اور اسکی وضاحت شرح وقایہ میں ہے یعنی جو لباس گھر میں پہنتا ہے اور ایسا لباس پہن کر معززین کے پاس نہیں جاتا اور ظاہر ہے کہ کراہت تنزیہی ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، فروع، جلد 1، صفحہ 641، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 جمادی الاخریٰ 1446ھ/16 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو ان دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

فقہی مسائل گروپ

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید وفقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY — فقہی مسائل گروپ — WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

1828

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

نماز میں ترک واجب پر نماز کو لوٹانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا نماز میں کسی بھی طرح کا واجب بھولے سے رہ جائے تو نماز واجب الاعادہ ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ہر وہ واجب جس کا تعلق واجبات نماز سے ہے اس کے چھوڑنے پر نماز مکروہ تحریمی و واجب الاعادہ ہو گی اور نماز میں واجبات تلاوت میں سے کوئی واجب چھوڑ دیا، یا واجبات جماعت میں سے کوئی واجب چھوٹ گیا تو نماز مکروہ تحریمی ہو گی لیکن واجب الاعادہ نہیں ہو گی۔ البحر الرائق میں ہے: وقد قالوا کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم یجب اعادتھا یعنی: اور تحقیق فقہاء نے فرمایا کہ ہر وہ نماز جو کراہت تحریمہ کے ساتھ ادا کی جائے اس کا اعادہ واجب ہے۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 331، دار الکتب، الاسلامی)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: امام نے سورتیں بے ترتیبی سے سہوا (بھول کر) پڑھیں تو کچھ حرج نہیں قصداً (جان بوجھ کر) پڑھیں تو گنہ گار ہوا نماز میں کچھ خلل نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 6، صفحہ 237، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 جمادی الاخری 1446ھ / 13 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا ہر مومن کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچنے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1829

سنن مؤکدہ اور وتر نہ پڑھنے والے کی امامت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ایک امام صاحب صرف فرض پڑھتے ہیں سنت موکدہ و غیر موکدہ، وتر و نوافل نہیں پڑھتے ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟؟

سائل: محمد جاوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ سنن مؤکدہ چھوڑنے کی عادت بنالینا ہر گز جائز نہیں ایسے ہی وتر پڑھنا واجب ہے انہیں چھوڑنا بھی جائز نہیں، اگر امام بلا عذر شرعی ایک آدھ مرتبہ ترک کرے تو اساءت (برا) ہے اور ترک کی عادت بنالیا گناہ اور اعلانیہ ایسا کرتا ہو تو فاسق معلن اور فاسق معلن کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی اور اسے لوٹانا واجب ہے۔ چنانچہ تبیین الحقائق میں ہے: "(وكره إمامة العبد والفاسق) لأنه لا يهتم لأمر دينه؛ ولأن في تقديمه للإمامة تعظيمه وقد وجب عليهم إهانته شرعا" ترجمہ: غلام اور فاسق کی امامت بھی مکروہ تحریمی ہے کیونکہ وہ دینی احکامات کی پرواہ نہیں کرتا، اور اس لئے بھی کہ اسے (یعنی فاسق کو) امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے جبکہ شرعاً ان پر اس کی اہانت واجب ہے۔ (تبیین الحقائق، جلد 01، صفحہ 134، مطبعہ کبری)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ: شبانہ روز میں بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں دو صبح سے پہلے اور چار ظہر سے پہلے اور دو بعد اور دو مغرب و عشاء کے بعد جو ان میں سے کسی کو ایک آدھ بار ترک کرے مستحق ملامت و عتاب ہے۔ اور ان میں سے کسی کے ترک کا عادی گنہگار و فاسق و مستوجب عذاب ہے۔ اور فاسق معلن کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی اور اس کو امام بنانا گناہ ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 509، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 رجب المرجب 1446ھ/7 جنوری 2025

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتوی نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جاتی ہے۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتوی نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جاتی ہے۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 00923471992267

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

1830

مسافر کو معلوم نہ ہو کہ کتنا رکنا ہے تو نماز کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ شرعی سفر کر کے کہیں پہنچے لیکن معلوم نہیں کہ یہاں کتنا رکنا ہے یعنی ہو سکتا ہے ایک دو دن لگیں ہو سکتا ہے ہفتہ لگے، مہینہ لگے ایسے شخص کے لیے نماز کا کیا حکم ہے؟ قصر پڑھے گا یا مکمل؟

سائل: امس خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایسا شخص نماز قصر ہی پڑھے گا کیونکہ مقیم ہونے کے لیے ضروری ہے کہ کسی ایک جگہ پندرہ دن یا اس سے زائد رکنے کی مستقل نیت ہو ورنہ آج کل کرتے کرتے چاہے سالوں گزر جائیں مسافر، مسافر ہی رہے گا۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: " وان نوی الاقامۃ اقل من خمسۃ عشر یوما قصر ھکذا فی الھدایۃ، ولو بقی فی المصر سنین علی عزم انہ اذا قضی حاجتہ یخرج ولم ینوی الاقامۃ خمسۃ عشر یوما قصر کذا فی التھذیب" ترجمہ: اور اگر مسافر نے اقامت کی نیت پندرہ دن سے کم کی تو قصر پڑھے گا۔ ایسا ہی ہدایہ میں ہے۔ اور اگر وہ کئی سال کہیں ٹھہرا رہا اس ارادے کے ساتھ کہ جب کام ہو گیا چلا جاؤں گا، اور اس نے پندرہ دن اقامت کی نیت نہ کی ہو تو قصر پڑھے گا۔ ایسا ہی تہذیب میں ہے۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، جلد 1، صفحہ 139 دار الفکر)

سیدی صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: مسافر کسی کام کے لیے یا ساتھیوں کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن کی نیت سے ٹھہرا یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائے گا اور دونوں صورتوں میں اگر آجکل آجکل کرتے برسیں گزر جائیں جب مسافر ہی ہے، نماز قصر پڑھے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 752، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 رجب المرجب 1446ھ/7 جنوری 2025

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جاتی ہے۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جاتی ہے۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1831

فقہی مسائل گروپ — AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

ہائی نیک فولڈ کر کے پہن کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ نماز میں کپڑا فولڈ ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے تو کیا گرم ہائی نیک جو فولڈ کر کے پہنی جاتی ہے اسے پہن کر بھی نماز مکروہ تحریمی و گناہ ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُل جاوید علی (User ID)

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ گرم ہائی نیک اگر فولڈ کر کے پہننا معروف ہو کہ اسے پہنا ہی ایسے جاتا ہو تو اسے فولڈ کر کے پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی شرعی قباحت نہیں کیونکہ کپڑا فولڈ ہونے میں قاعدہ یہ ہے کہ اگر کپڑا خلاف معتاد فولڈ کیا یعنی عادتاً اسے فولڈ نہ کیا جاتا ہو تو نماز مکروہ تحریمی و گناہ ہے ورنہ نہیں۔ بخاری شریف میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ، لاَ أَكُفُّ شَعَرًا وَلاَ ثَوْبًا» ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں بال اور کپڑے کو کف (فولڈ) نہ کروں۔

(صحیح بخاری، جلد1، صفحہ173، رقم الحدیث816، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

اس کی شرح نزہۃ القاری میں ہے: "بال یا کپڑے کو غیر معتاد طریقے سے سمیٹنا مثلاً بالوں کا جوڑا (مردوں کے لیے) باندھنا یا انکو سمیٹ کر عمامے کے اندر کر لینا یا آستین چڑھا لینا، تہبند اور پائنچے کو گھرس لینا اس سے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔

(نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد2، صفحہ64، مطبوعہ فرید بک سٹال)

خلیل ملت، مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: "کف ثوب یعنی کپڑا سمیٹنا مکروہ اور نماز اس حالت میں ادا کرنا، مکروہ تحریمی واجب الاعادہ کہ دہرانا واجب، جبکہ اسی حالت میں پڑھ لی ہو اور اصل اس باب میں کپڑے کا خلاف معتاد استعمال ہے، یعنی اس کپڑے کے استعمال کا جو طریقہ ہے، اس کے برخلاف اس کا استعمال۔ جیسا کہ عالمگیری میں ہے۔"

(فتاوی خلیلیہ، جلد1، صفحہ246، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24 جمادی الاخری 1446ھ / 27 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY — WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

1832

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

نماز پڑھنے کے بعد مصلے کا کونا فولڈ کرنے کی شرعی حیثیت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نماز پڑھنے کے بعد کچھ لوگ جائے نماز کا کونا فولڈ کرتے ہیں ایسا کرنا کیسا ہے؟

User ID: سعید سعید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نماز کے بعد مصلے کا کونا فولڈ کرنے کی شرعاً کوئی اصل نہیں، یہ ایک مباح کام ہے کرنے یا کرنے پر کوئی ثواب وگناہ نہیں۔ البتہ بہتر ہے کہ نماز پڑھیں تو اسے مکمل فولڈ کر کے رکھ دیا جائے۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: نماز پڑھنے کے بعد مصلے کو لپیٹ کر رکھ دیتے ہیں، یہ اچھی بات ہے کہ اس میں زیادہ احتیاط ہے، مگر بعض لوگ جانماز کا صرف کونا لوٹ دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ایسا نہ کرنے میں اس پر شیطان نماز پڑھے گا یہ بے اصل ہے۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 502، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ایپ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

26 جمادی الاخری 1446ھ/ 29 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید وفقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1833

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

امام کی بیوی بے پردہ دوکان چلائے تو اس کی امامت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ امام کی بیوی بے پردہ حالت میں دوکان چلاتی ہو تو ایسے امام کی امامت کا کیا حکم ہے؟

User ID

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر امام بیوی کو باوجود قدرت منع نہیں کرتا یا خود اسے یہ کام کرنے پے لگایا ہوا ہے اور پردہ بھی نہیں کرواتا تو ایسا شخص دیوث ہے اور دیوث کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی وگناہ ہے اور اگر منع کرتا ہو لیکن وہ باز نہ آتی ہو تو اسکے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: عورت اگر باہر بے پردہ باریک کپڑوں میں پھرتی ہو کہ ان سے بدن چمکے یا گلے یا بازو یا پیٹ یا پنڈلیوں یا سر کے بالوں کا کوئی حصہ کھولے پھرتی ہے اور شوہر مطلع ہے اور شوہر باوصف قدرت منع نہیں کرتا تو دیوّث ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ ورنہ نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 06، صفحہ 500/ 501، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24 جمادی الاخری 1446ھ/ 27 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید وفقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY WWW.ARQFACADEMY.COM

سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ سجدہ سہو واجب تھا بھول کر درود دعا پڑھ کر سجدہ سہو کیا تو کیا سجدہ سہو کے بعد التحیات پڑھنا ہو گی؟

User ID: عاشر اعوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ سجدہ سہو کے بعد بھی تشہد پڑھنا واجب ہے۔اور سجدہ سہو سے پہلے درود دعا پڑھ لیا تو شرعا کوئی قباحت نہیں بلکہ بہتر ہے کہ سجدہ سہو سے پہلے اور بعد مکمل درود پڑھا جائے ۔ بہار شریعت میں ہے: ”سجدۂ سہو کے بعد بھی التحیات پڑھنا واجب ہے التحیات پڑھ کر سلام پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں درود شریف بھی پڑھے۔“

(بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 710، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24 جمادی الاخری 1446ھ/27 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو ان دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

1835

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ سجدہ سہو واجب ہو لیکن بھول کر دونوں طرف سلام پھیر دیا پھر سجدہ سہو کر سکتے ہیں یا نہیں؟

User ID: عاشر اعوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بھول کر دونوں طرف سلام پھیر دیا یا سجدہ سہو ہونا یاد نہیں تھا نماز ختم کرنے کا سلام پھیر دیا تو بھی جب تک منافی نماز کوئی کام نہ کیا ہو اور مسجد سے باہر نہ ہوئے ہوں تو سجدہ سہو کا سلام پھیر سکتے ہیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''جس پر سجدہ سہو واجب ہے، اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدہ سہو کر لے، لہٰذا جب تک کلام یا حدث عمد یا مسجد سے خروج یا اور کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ سہو کر لے۔''

(بہار شریعت، جلد 2، صفحہ 674، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24 جمادی الاخری 1446ھ/ 27 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہتے ہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہتے ہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

فقہی مسائل گروپ

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY — WWW.ARQFACADEMY.COM

دعائے قنوت بھول کر رکوع کیا پھر واپس لوٹ کر قنوت پڑھی تو نماز کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کوئی شخص وتروں میں دعائے قنوت بھول جائے اور رکوع میں یاد آنے پر واپس لوٹے اور دعائے قنوت پڑھے تو کیا حکم ہے؟

User ID: علی اکبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرعی یہ ہے کہ دعائے قنوت کے بغیر بھولے سے رکوع میں چلے گئے تو سجدہ سہو واجب ہو گیا واپس لوٹ کر دعائے قنوت پڑھنا جائز نہیں۔ لوٹ کر دعائے قنوت پڑھ لی تو گنہگار ہوں گے اور سجدہ سہو بھی ساقط نہیں ہو گا، وہ واجب رہے گا کیونکہ قنوت کو اس کی جگہ پر نہیں پڑھا گیا۔ اب پڑھنے کا محل نہیں رہا، اس صورت میں دوبارہ رکوع نہیں کر سکتے اگر دوبارہ رکوع کیا تو نماز لوٹانا واجب ہے سجدہ سہو کافی نہیں ہو گا کیونکہ یہ رکوع جان بوجھ کر سجدے میں تاخیر ہے اور فرض وواجب کی ادائیگی میں جان بوجھ کر تاخیر کرنے سے نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ در مختار میں ہے: ”ولو نسیہ ای القنوت ثم تذکرہ فی الرکوع لا یقنت فیہ لفوات محلہ ولا یعود الی القیام فی الاصح لان فیہ رفض الفرض للواجب فان عاد الیہ وقنت ولم یعد الرکوع لم تفسد صلاتہ لکون رکوعہ بعد قراءۃ تامۃ وسجد للسھو قنت او لا لزوالہ عن محلہ “یعنی اگر کوئی شخص قنوت پڑھنا بھول گیا پھر اسے رکوع میں یاد آیا تو وہ دعائے قنوت نہیں پڑھے گا دعائے قنوت کا محل فوت ہو جانے کی وجہ سے اور وہ نہیں لوٹے گا قیام کی طرف اصح قول کے مطابق کیونکہ اس میں فرض کو چھوڑنا ہے واجب کے لیے، لہذا اگر وہ لوٹا اور قنوت پڑھی اور رکوع کا اعادہ نہ کیا تو اس کی نماز فاسد نہیں ہو گی اس کا رکوع مکمل قراءت کے بعد ہونے کی وجہ سے اور وہ سجدہ سہو کرے گا قنوت پڑھے یا نہ پڑھے، اس کے اپنے محل سے زائل ہونے کی وجہ سے۔“

(الدر المختار ورد المحتار، ج2، ص538-540، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24 جمادی الاخری 1446ھ / 27 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1837

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

جمعہ کی کل رکعتیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نماز جمعہ کی کتنی رکعتیں ہیں؟ رہنمائی فرمائیں۔ لوگوں کی ایک تعداد جمعہ کی دو رکعت پڑھ کر نکل جاتی ہے ایسوں کیلئے کیا حکم شرع ہے؟

User ID: غفران رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جمعہ کی نماز میں 14 رکعتیں ہوتی ہیں، پہلے چار سنت مؤکدہ، دو فرض، پھر دوبارہ چار سنت مؤکدہ، دو سنت غیر مؤکدہ، اور دو نفل۔ سنت غیرمؤکدہ اور نوافل کو چھوڑنے کا عادی گناہ گار نہیں ہوتا، لیکن ثواب سے محرومی ہوتی ہے، لہذا پوچھی گئی صورت میں جمعہ کے دن سنن مؤکدہ اور فرض پڑھنے کے ساتھ ساتھ، دو سنن غیر مؤکدہ، اور نفل بھی پڑھنے چاہییں، تاکہ ثواب سے محرومی نہ ہو، البتہ اگر کوئی شخص جمعہ کے دن صرف فرائض اور سنن مؤکدہ پڑھنے پر اکتفاء کرے، آخر میں دو سنت اور دو نفل نہ پڑھے، تو ایسا شخص گناہ گار نہیں ہوگا۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے والے پر چودہ رکعتیں ہیں اور علاوہ جمعہ کے باقی دنوں میں ہر روز بارہ رکعتیں۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 363، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام اہلسنت فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "شبانہ روز میں بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں، دو صبح سے پہلے، اور چار ظہر سے پہلے اور دو بعد، اور دو مغرب و عشاء کے بعد، جو ان میں سے کسی کو ایک آدھ بار ترک کرے مستحق ملامت و عتاب ہے۔ اور ان میں سے کسی کے ترک کا عادی گنہگار و فاسق و مستوجب عذاب ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 509، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24 جمادی الاخری 1446ھ/27 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہتے ہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہتے ہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1838

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
فقہی مسائل گروپ
آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

کپڑوں کے نیچے جرسی کی آستینیں فولڈ ہوں تو نماز کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کپڑوں کے نیچے جرسی پہنی ہو اور اس کی کلائیاں نصف سے اوپر چڑھی ہوں تو نماز کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جرسی اگر نصف کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہے یا فولڈ ہے تو نماز مکروہ تحریمی و واجب الاعادہ ہے، کیونکہ حدیث میں مطلقاً کپڑے کو فولڈ کرنے اور سمیٹنے کی ممانعت ہے، لہذا اوپر سے قمیض کی آستینیں فولڈ ہوں یا نیچے سے جرسی کی فولڈ ہوں دونوں صورتوں میں نماز مکروہ تحریمی و واجب الاعادہ ہو گی۔ بخاری شریف میں ہے: ''قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم أمرتُ ان اسجد علی سبعۃ اعظم علی الجبھۃ و اشار بیدہ علی انفہ و الیدین و الرکبتین و اطراف القدمین و لانکفتَ الثیاب و الشعر'' یعنی: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے: پیشانی پر اور آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک سے اپنی مقدس ناک شریف کی طرف اشارہ فرمایا اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں پاؤں کے کناروں پر اور یہ کہ ہم کپڑے اور بال نہ سمیٹیں۔

(صحیح البخاری، جلد 1، صفحہ 182، حدیث 812، مطبوعہ لاھور)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''تمام متونِ مذہب میں ہے: ''کرہ کف ثوبہ'' تو لازم ہے کہ آستینیں اتار کر نماز میں داخل ہو اگرچہ رکعت جاتی رہے اور اگر آستین چڑھی نماز پڑھے، تو اعادہ کیا جائے۔ کما ھو حکم صلاۃ ادیت مع الکراھۃ (جیسا کہ ہر اس نماز کا حکم ہے، جو کراہت کے ساتھ ادا کی گئی ہو۔)''

(فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 310،311، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی یا دامن سمیٹے نماز پڑھنا بھی مکروہِ تحریمی ہے، خواہ پیشتر سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی۔''

(بہارِ شریعت، جلد 1، صفحہ 624، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24 جمادی الاخری 1446ھ/27 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

فقہی مسائل گروپ

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

کندھوں سے نیچے تک بال رکھنے والے کی امامت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ امام کی زلفیں کندھوں سے نیچے تک ہوں تو ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اس طریقے سے بال رکھنا ناجائز و حرام ہے کہ یہ عورتوں سے مشابہت ہے اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرنا مرد کے لیے جائز نہیں۔ اور ایسا شخص امامت کا مستحق نہیں، ایسا شخص فاسق معلن ہے اور فاسق معلن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی و واجب الاعادہ ہے۔ بخاری شریف میں ہے: ''عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال: لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبھین من الرجال بالنساء، والمتشبھات من النساء بالرجال'' ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب المتشبھون بالنساء، جلد 2، صفحہ 874، مطبوعہ کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ''عورتوں کی طرح کندھوں سے نیچے بال رکھنا مرد کے لیے حرام ہے۔''

(فتاوی رضویہ، جلد 21، صفحہ 600، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

تبیین الحقائق میں ہے: ''(وکرہ إمامۃ العبد والفاسق) لأنہ لا یھتم لأمر دینہ؛ ولأن فی تقدیمہ للإمامۃ تعظیمہ وقد وجب علیھم إھانتہ شرعا'' ترجمہ: غلام اور فاسق کی امامت بھی مکروہِ تحریمی ہے کیونکہ وہ دینی احکامات کی پرواہ نہیں کرتا، اور اس لئے بھی کہ اسے (یعنی فاسق کو) امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے جبکہ شرعاً ان پر اس کی اہانت واجب ہے۔ (تبیین الحقائق، جلد 01، صفحہ 134، مطبعہ کبری)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24 جمادی الاخری 1446ھ / 27 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہتے ہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہتے ہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1840

مسجد میں فتنہ پیدا کرنے والے کو مسجد سے روکنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کوئی بندہ مسجد میں جماعت نہ ہونے دے اور خود بھی جماعت سے نماز نہ پڑھے اور جماعت سے باہر ہونے کے باوجود لقمے دے تو ایسے شخص کو مسجد سے نکال سکتے ہیں؟

User ID: اشفاق احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جو شخص مسجد میں شور و غل کرے فتنہ پیدا کرے نمازیوں کو تکلیف دے اسے مسجد سے نکال سکتے ہیں بلکہ نکالنا ضروری ہے جبکہ کوئی فتنہ پیدا نہ ہو۔ سنن ابن ماجہ میں سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنبوا مساجدكم صبيانكم، ومجانينكم، وشراءكم، وبيعكم، وخصوماتكم، ورفع اصواتكم، وإقامة حدودكم، وسل سيوفكم،

ترجمہ: مساجد کو بچوں اور پاگلوں اور بیع و شرا اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔

(" سنن ابن ماجہ " ، أبواب المساجد۔۔۔ إلخ، باب مایکرہ في المساجد، الحدیث: ۷۵۰، ج۱، ص۴۱۵۔)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

09 رجب المرجب 1446ھ/10 جنوری 2025ء

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنزالمدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

1841

معذور شرعی کی امامت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا معذور شرعی امامت کرواسکتا ہے؟

User ID: شوکت چوہان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ معذور شرعی تندرست لوگوں کی امامت نہیں کرواکیونکہ امامت کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ امام معذور شرعی نہ ہو۔ چنانچہ نورالایضاح میں ہے: " شروط صحۃ الامامۃ للرجال الاصحاء ستۃ اشیاء الاسلام والبلوغ والعقل والذکورۃ والقراءۃ والسلامۃ من الاعذار" ترجمہ: صحیح مردوں کی امامت کے صحیح ہونے کی چھ شرطیں ہیں: اسلام، بلوغ، عقل، مرد ہونا، قراءت کا صحیح ہونا اور اعذار سے سلامت ہونا۔

(نورالایضاح مع الطحطاوی، صفحہ 287، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

09 رجب المرجب 1446ھ / 10 جنوری 2025ء

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنزالمدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

0092 347 1992267 ناظرہ قرآن مع تجوید وفقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں:

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1842

قعدہ اخیرہ میں شامل ہوتے ہی امام نے سلام پھیرا تو تشہد کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر چوتھی رکعت میں امام کے ساتھ ملے اور بیٹھتے ہی امام صاحب نے سلام پھیر دیا تو اب تشہد پڑھنا ضروری ہے یا فورا کھڑا ہونا ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اس کی دو صورتیں ہیں اگر سیدھا بیٹھنے سے پہلے امام نے سلام پھیر دیا تو آنے والا جماعت میں شامل ہی نہ ہوا اب نئی تکبیر کہہ کر دوبارہ سے اکیلے نماز پڑھے اور اگر سیدھا بیٹھ چکا تھا اور امام نے سلام پھیر دیا تو جماعت مل گی اب اس پر تشہد پڑھنا واجب ہے تشہد پڑھ کر پھر اگلی رکعت کے لیے کھڑا ہوگا۔ چنانچہ فتاوی امجدیہ میں اسی طرح کے سوال کے جواب میں ہے: ''بیٹھنے سے قبل سلام پھیر دیا، تو شامل جماعت نہ ہوا۔''

(فتاوی امجدیہ، حصہ 1، صفحہ 175، مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ در مختار کے حوالے سے لکھتے ہیں: امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے جس کی کوئی رکعت نہ گئی ہو، البتہ اگر اس نے تشہد پورا نہ کیا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو امام کا ساتھ نہ دے، بلکہ واجب ہے کہ تشہد پورا کر کے سلام پھیرے۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ 3، صفحہ 540، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

09 رجب المرجب 1446ھ/10 جنوری 2025ء

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتوی نویسی اور کنزالمدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتوی نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔
0092 347 1992267 ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں:
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1843 رکوع میں ملنے سے رکعت ملنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ امام صاحب رکوع میں تھے میں تکبیر کہہ کر جماعت میں شامل ہوا تکبیر کہتے ہی امام صاحب رکوع سے اٹھنے لگے جب میں رکوع میں پہنچا تو امام صاحب کی پیٹھ ابھی بالکل سیدھی نہیں ہوئی تھی، کیا رکعت مل گئی یا نہیں؟
سائل: ملک فیصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر رکوع اس حالت میں امام کے ساتھ پالیا تھا کہ اس کی کمر امام کے ساتھ رکوع میں مل گئی اور اس وقت امام حدِ رکوع میں تھا، تو رکوع اور رکعت مل جائے گی اور اگر اس کے بعد رکوع میں ملے تو رکعت فوت ہو جائے گی۔ کیونکہ رکوع فوت ہو گیا اور امام رکوع سے قیام کی طرف منتقل ہو چکا، قیام کی سب سے کم حد یہ ہے کہ بندہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور رکوع کی کم سے کم حد یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائیں تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "قیام کی کمی جانب اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔"

(بہار شریعت جلد 2، حصہ 3، صفحہ 509، مکتبۃ المدینہ کراچی)

اسی میں ہے: "اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے، تو گھٹنے کو پہنچ جائیں، یہ رکوع کا ادنیٰ (کم سے کم) درجہ ہے اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔"

(بہار شریعت، ج2، حصہ 3، ص513، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 رجب المرجب 1446ھ/7 جنوری 2025ء

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز المدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پہ رابطہ کریں: 00923471992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

1844

جمعہ کی شرائط اور جس مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہو وہاں جمعہ پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ مسجد میں جمعہ کی کیا شرائط ہیں؟ اگر مسجد میں پانچ وقتی جماعت نہیں ہوتی تو کیا وہاں جمعہ ہو جائے گا؟

سائل: انیس خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لیے یہ چھ شرائط ہیں: (1) شہر یا فنائے شہر۔ (2) بادشاہِ اسلام یا اس کا نائب، جسے بادشاہ نے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا ہو۔ (3) وقتِ ظہر۔ (4) خطبہ۔ (5) جماعت یعنی امام کے علاوہ کم از کم تین مرد۔ (6) اذنِ عام۔ اگر ان شرائط میں سے ایک بھی شرط مفقود ہوئی تو جمعہ درست نہیں ہوگا۔ ورنہ درست ہے۔ جمعہ کے صحیح ہونے کے لیے مسجد میں پنج وقتی جماعت کا ہونا شرط نہیں، حتی کہ مسجد ہونا بھی شرط نہیں۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ جمعہ کی شرائط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”جمعہ پڑھنے کے لیے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو تو ہوگا ہی نہیں۔ (۱) مصر یا فنائے مصر مصر وہ جگہ ہے جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ (4) ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے دبدبہ وسطوت کے سبب مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے یعنی انصاف پر قدرت کافی ہے، اگرچہ ناانصافی کرتا اور بدلہ نہ لیتا ہو اور مصر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کے لیے ہو اسے ”فنائے مصر“ کہتے ہیں۔ جیسے قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، فوج کے رہنے کی جگہ، کچہریاں، اسٹیشن (۲) سلطان اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا (۳) وقت ظہر (۴) خطبہ (۵) جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد (۶) اذن عام: یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو، اگر جامع مسجد میں جب لوگ جمع ہو گئے دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھا نہ ہوا۔“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 767 تا 775، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”جمعہ کے لیے مسجد شرط نہیں، مکان میں بھی ہو سکتا ہے، جبکہ شرائطِ جمعہ پائے جائیں اور اذنِ عام دے دیا جائے۔ لوگوں کو اطلاعِ عام ہو کہ یہاں جمعہ ہوگا اور کسی کے آنے کی ممانعت نہ ہو، تو اگر صورت یہ تھی، وہ لوگ مصیب (یعنی درستی پر) ہوئے۔ ہاں اگر وہاں مسجد جمعہ موجود تھی اس میں نماز نہ ہوئی اور گھر میں قائم کی تو کراہت ہوئی۔“

(فتاوی رضویہ، جلد 08، صفحہ 460، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 رجب المرجب 1446ھ / 9 جنوری 2025

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY | فقہی مسائل گروپ | WWW.ARQFACADEMY.COM

1845

فرض اکیلے پڑھ لینے کے بعد فرضوں کی جماعت کروانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک بندے نے فرض اکیلے پڑھ لیے تھے اب جماعت کا وقت ہوا تو کیا وہ فرضوں کی جماعت کرواسکتا ہے ؟

User ID: فرنیل سید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ فرض پڑھ لیے تو اب دوبارہ نہیں پڑھ سکتا پڑھے گا تو نفل ہوں گے۔ اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والوں کی اقتداء درست نہیں ہوگی۔ کیونکہ اقتداء کی شرائط میں سے ہے کہ امام و مقتدی کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز مقتدی کی نماز کو اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہو۔ در مختار میں ہے: "(و) لا (مفترض بمتنفل وبمفترض فرضا آخر) لأن اتحاد الصلاتین شرط عندنا." یعنی: اور فرض پڑھنے والی کی نفل پڑھنے والے یا کوئی دوسرا فرض پڑھنے والے کے پیچھے (اقتداء) درست نہیں۔ کیونکہ دونوں نمازوں کا ایک ہونا شرط ہے۔

(الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، جلد 1، صفحہ 579، دار الفکر، بیروت)

علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنزالمدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

16 رجب المرجب 1446ھ/ 17 جنوری 2025ء

1846 تہجد کی ایک رکعت میں تین بار سورۃ اخلاص

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کہتے ہیں کہ کیا نماز تہجد میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنا جائز ہے؟

User ID: شبیر احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ تہجد کی نماز میں سورت فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص تین مرتبہ پڑھنا بلا کراہت جائز ہے پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ سنن ونوافل کی ایک رکعت میں سورت کا تکرار بلا کراہت جائز ہے شرعا اس میں کوئی حرج نہیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کو مکرر پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورت کو بار بار پڑھنا، بلا کراہت جائز ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 548، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

28 رجب المرجب 1446ھ/ 29 جنوری 2025ء

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز المدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

نماز میں ترک واجب پر نماز کو لوٹانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا نماز میں کسی بھی طرح کا واجب بھولے سے رہ جائے تو نماز واجب الاعادہ ہے؟

User ID: فرح ماجد حامد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ہر وہ واجب جس کا تعلق واجبات نماز سے ہے اس کے چھوڑنے پر نماز مکروہ تحریمی و واجب الاعادہ ہو گی اور نماز میں واجبات تلاوت میں سے کوئی واجب چھوڑ دیا، یا واجبات جماعت میں سے کوئی واجب چھوٹ گیا تو نماز مکروہ تحریمی ہو گی لیکن واجب الاعادہ نہیں ہو گی۔ البحر الرائق میں ہے: وقد قالوا کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم یجب اعادتھا یعنی: اور تحقیق فقہاء نے فرمایا کہ ہر وہ نماز جو کراہت تحریمہ کے ساتھ ادا کی جائے اس کا اعادہ واجب ہے۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 331، دار الکتب، الاسلامی)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: امام نے سورتیں بے ترتیبی سے سہوا (بھول کر) پڑھیں تو کچھ حرج نہیں قصداً (جان بوجھ کر) پڑھیں تو گنہ گار ہوا نماز میں کچھ خلل نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 6، صفحہ 237، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 جمادی الاخری 1446ھ/13 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1848

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

گرم ٹوپی فولڈ کر کے پہن کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نماز میں کپڑا فولڈ ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے تو کیا گرم ٹوپی جو فولڈ کر کے پہنی جاتی ہے اسے پہن کر بھی نماز مکروہ تحریمی و گناہ ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرخ جاوید خان (User ID)

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ گرم ٹوپی اگر فولڈ کر کے پہننا معروف ہو کہ اسے پہنا ہی ایسے جاتا ہو تو اسے فولڈ کر کے پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی شرعی قباحت نہیں کیونکہ کپڑا فولڈ ہونے میں قاعدہ یہ ہے کہ اگر کپڑا خلاف معتاد فولڈ کیا یعنی عادتا اسے فولڈ نہ کیا جاتا ہو تو نماز مکروہ تحریمی و گناہ ہے ورنہ نہیں۔ بخاری شریف میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ، لَا أَكُفُّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا» ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں بال اور کپڑے کو کف (فولڈ) نہ کروں۔

(صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 173، رقم الحدیث 816، مطبوعہ دار طوق نجاۃ)

اس کی شرح نزہۃ القاری میں ہے: "بال یا کپڑے کو غیر معتاد طریقے سے سمیٹنا مثلاً بالوں کا جوڑا (مردوں کے لیے) باندھنا یا انکو سمیٹ کر عمامے کے اندر کر لینا یا آستین چڑھا لینا یا تہبند اور پائنچے کو گھرس لینا اس سے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔

(نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد 2، صفحہ 64، مطبوعہ فرید بک سٹال)

خلیل ملت، مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: "کف ثوب یعنی کپڑا سمیٹنا مکروہ اور نماز اس حالت میں ادا کرنا، مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ کہ دہرانا واجب، جبکہ اسی حالت میں پڑھ لی ہو اور اصل اس باب میں کپڑے کا خلاف معتاد استعمال ہے، یعنی اس کپڑے کے استعمال کا جو طریقہ ہے، اس کے برخلاف اس کا استعمال۔ جیسا کہ عالمگیری میں ہے۔"

(فتاوی خلیلیہ، جلد 1، صفحہ 246، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24 جمادی الاخری 1446ھ/27 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

میت، تدفین، قبر

1849

جنازہ پڑھنے کے بعد میت کو دفنائے بغیر سورت ملک پڑھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جنازہ ہو جانے کے بعد میت کو دفنانے سے پہلے اسی جگہ میت کو رکھ کر سورۃ ملک پڑھ سکتے ہیں؟؟

User ID: علاری جلالی رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نماز جنازہ کے بعد میت کو باہر رکھ کر سورت ملک شریف نہیں پڑھنی چاہیے بلکہ دفن کر کے پھر تلاوت کا اہتمام کیا جائے وجہ اس کی یہ ہے کہ حدیث مبارکہ میت کو دفنانے میں جلدی کرنے کا حکم ہے، بلاوجہ شرعی تاخیر کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " اسرعوا بالجنازۃ، فان تك صالحة فخير تقدمونها اليه وان تك غير ذلك فشر تضعونه عن رقابكم" ترجمہ: جنازے کو دفن کرنے میں جلدی کرو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو تم اسے نیکی کی طرف (جلد) لے جاؤ گے، اور اگر اس کے علاوہ ہے تو وہ ایک شر ہے جسے تم (جلد) اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔

(صحیح مسلم، حدیث 1911)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 رجب المرجب 1446ھ/13 جنوری 2025ء

● طلبائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنزالمدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔

● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔

● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1850

نماز جنازہ کے فرائض

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نماز جنازہ کے فرائض کتنے اور کون کون سے ہیں؟

User ID. عطاری جلالی رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نماز جنازہ کے فرائض دو ہیں۔ چار بار اللہ اکبر کہنا اور قیام۔ اور ثنا، درود و دعا سنت مؤکدہ ہیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: نماز جنازہ میں دو رکن ہیں: (۱) چار بار اللہ اکبر کہنا (۲) قیام۔۔۔ نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں: (۱) اللہ عزوجل کی حمد و ثنا۔ (۲) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود۔ (۳) میّت کے لیے دُعا۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 834، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ایپ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 رجب المرجب 1446ھ / 13 جنوری 2025ء

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنزالمدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

0092 347 1992267 ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں:

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

1851

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مردہ پیدا ہونے والے بچے کو دفن کرنے کی جگہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مردہ بچہ پیدا ہوا تو اسے کہاں دفن کیا جائے؟

User ID:ظفر الجلالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مردہ پیدا ہونے والے بچے کی جنازہ وتدفین نہیں ہو گی جیسے زندہ فوت ہونے والوں کی کرتے ہیں البتہ مسلمان کا جزء ہونے کی وجہ سے اسے بھی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہئے۔ فتاوی اجملیہ میں ہے: ''باقی رہا اس کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا، تو یہ صحیح ہے کہ وہ جزِو مسلم ہے، لہذا اسے مسلمانوں کے قبرستان میں ہی دفن کرنا ہوگا، اس کے لیے کسی دلیل کی حاجت نہیں۔''

(فتاوی اجملیہ، جلد2، صفحہ487، شبیر برادرز، لاھور)

فتاوی بحر العلوم میں ہے: ''مرے ہوئے بچے کو بھی قبرستان میں ہی دفن کرنا چاہئے۔''

(فتاوی بحر العلوم، جلد2، صفحہ41، شبیر برادرز، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24جمادی الاخری1446ھ/27دسمبر2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1852

زوال کے وقت نماز جنازہ پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ زوال کے ٹائم جنازہ پڑھا تو کیا حکم ہے ؟

سائل: فیصل باجوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جنازہ پہلے سے موجود تھا اور اتنی تاخیر کی گئی کہ ضحوی کبری کا وقت شروع ہو گیا تو اب اس وقت میں نماز جنازہ اداکرنا مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر میت کو جنازہ گاہ میں لایا ہی مکروہ وقت میں گیا تو اس صورت میں بلا کراہت نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ علامہ علاء الدین سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: " الأفضل في صلاة الجنازة أن يؤديها ولا يؤخرها لقوله عليه السلام ثلاث لا يؤخرون الجنازة إذا حضرت" ترجمہ: نماز جنازہ میں افضل یہ ہے کہ ادا کرے تاخیر نہ کرے حضور علیہ السلام کے فرمان کی وجہ سے کہ تین چیزوں میں تاخیر نہ کی جائے، جنازہ جب حاضر ہو جائے۔ " (تحفۃ الفقہاء، باب مواقیت الصلوۃ، جلد 1، صفحہ 105، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

سیدی امام اہل سنت علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "اگر ان دونوں (نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت) کا وجوب ان ہی اوقات (مکروہہ) میں ہوا ہو تو ان اوقات میں ان کی ادائیگی مکروہ تحریمی نہیں۔ تحفہ میں ہے: افضل یہ ہے کہ جنازہ میں دیر نہ کی جائے۔ ردالمحتار میں ہے: تحفہ میں جو مذکور ہے اسے بحر، نہر، اور فتح اور معراج میں برقرار رکھا ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 186، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی فیض الرسول میں ہے: "اگر مکروہ وقت مثلاً: آفتاب غروب ہونے سے دس منٹ پیشتر جنازہ لایا گیا، تو اسی وقت پڑھیں، کوئی کراہت نہیں، کراہت اُس صورت میں ہے کہ پیشتر سے تیار موجود ہے اور تاخیر کی، یہاں تک کہ وقتِ کراہت آگیا۔"

(فتاوی فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 443، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 رجب المرجب 1446ھ / 7 جنوری 2025

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتوی نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جاتی ہے۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتوی نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جاتی ہے۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

0092 347 1992267 ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں:

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1853

قبرستان کے بجائے اپنی زمین میں دفن ہونے کی وصیت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک شخص کا انتقال ہوا ان کی وصیت تھی کہ مجھے میرے سکول میں دفن کیا جائے۔ سکول کی زمین ان کی ذاتی ہے، تو ان کی وصیت پہ عمل کرتے ہوئے ان کو سکول میں دفن کرنا بہتر ہے یا مسلمانوں کے قبرستان میں؟

User ID: غلام مصطفیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ کسی مخصوص جگہ چاہے وہ اپنی ہی ملکیت ہو اس میں دفن ہونے کی وصیت شرعی طور پر لازم نہیں یعنی اس وصیت کو پورا کرنا شرعا ضروری نہیں، اور اگر دفن کر دیا تو بھی شرعا گناہ نہیں جبکہ زمین اپنی ملکیت ہو البتہ بہتر ہے کہ سکول میں دفن کرنے کے بجائے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ الجوہرہ میں ہے: "وان أوصی بأن یحمل بعد موتہ إلی موضع کذ فھو باطل" یعنی اگر وصیت کی کہ اس کی موت کے بعد اسے فلاں مقام پر دفن کرے تو یہ وصیت باطل ہے۔

(الجوہرۃ لنیرۃ، کتاب الوصایا، قبول الوصیۃ بعد الموت، جلد 2، صفحہ 296، المطبعۃ الخیریۃ)

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "وصیت دربارہ دفن واجب العمل نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 405، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

26 رجب المرجب 1446ھ / 27 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

1854 حمل ساقط کیا تو بچے کے جنازے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر 13-14 ہفتے کے سقاط حمل پر بچے کی تدفین کا کیا شرعی حکم ہوگا؟

User ID: صوفی جی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اسقاط حمل بلااجازت شرعی جائز نہیں، اگر بچے میں جان پڑ چکی تھی تو اب اسقاط حمل اور زیادہ گناہ اور قتل ہے۔ البتہ نماز کے متعلق حکم شرع یہ ہے کہ اگر پیٹ سے باہر آکر ایک سانس بھی بچے نے لے لیا تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا ہوگی اور کفن دفن بھی مکمل کریں گے ورنہ نہیں۔ الدر المختار میں ہے: (الا) یستھل (غسل و سمی) عند الثانی وھو الاصح فیفتی بہ علی خلاف ظاہر الروایۃ اکراما لبنی آدم کما فی ملتقی البحار ترجمہ: اگر بچہ نہ روئے (یعنی مردہ پیدا ہو) تو اسے غسل دیا جائے گا اور نام رکھا جائے گا امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے نزدیک اور یہی اصح ہے پس ظاہر الروایہ کے خلاف پر فتوی دیا جائے گا اولاد آدم کی تکریم کے لیے جیسا کہ ملتقی البحار میں ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، جلد 2، صفحہ 228، دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ اُس کی خلقت تمام ہو یا ناتمام بہر حال اس کا نام رکھا جائے اور قیامت کے دن اُس کا حشر ہوگا۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 846، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

25 رجب المرجب 1446ھ / 26 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتوی نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتوی نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

زكاة

1855

زکاۃ کی رقم سے ہسپتال بنانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کیا زکاۃ، فطرہ، عشر وغیرہ کی رقم سے ہسپتال بنا سکتے ہیں؟ سائل: افتخار خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ زکاۃ یا کسی بھی صدقہ واجبہ کی رقم سے ہسپتال وغیرہ نہیں بنا سکتے کیونکہ صدقات واجبہ جیسے (نذر، کفارہ، فدیہ اور صدقہ فطر، عشر وغیرہ) کے ادا ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اسے کسی مسلمان، غیر ھاشمی، مستحق زکاۃ شخص کو بغیر عوض کے مالک بنا کر دیا جائے لہذا، اگر زکاۃ کی رقم سے ہسپتال بنایا تو زکاۃ ادا نہیں ہو گی۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”زکاۃ کے مصارف 7 ہیں: فقیر، مسکین، عامل، رقاب، غارم، فی سبیل اللہ، ابن سبیل۔۔۔۔ جن لوگوں کو زکاۃ دینا ناجائز ہے انھیں اور بھی کوئی صدقہ واجبہ نذر و کفارہ و فطرہ دینا جائز نہیں۔۔۔۔ جن لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا کہ انھیں زکاۃ دے سکتے ہیں، اُن سب کا فقیر ہونا شرط ہے، سوا عامل کے کہ اس کے لیے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن السبیل اگرچہ غنی ہو، اس وقت حکم فقیر میں ہے، باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکاۃ نہیں دے سکتے۔“

(ملخص از: بہار شریعت جلد 1، حصہ 5، صفحہ 930تا938، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 رجب المرجب 1446ھ/9 جنوری 2025

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جاتی ہے۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

1856

مکان یا مشکل وقت کے لیے جمع کی ہوئی رقم میں زکاۃ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ وہ پیسہ جو ہم اپنی کمائی سے گھر بنانے یا مشکل وقت کے لیے جمع کرتے ہیں اس میں بھی زکاۃ فرض ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مکان یا مشکل وقت کے لیے جمع کی گئی رقم حاجات اصلیہ سے زائد ہوتی ہے، اور یہ رقم موجود ہو اور نصاب تک پہنچ جائے تو سال گزرنے پر اس مال میں بھی زکاۃ لازم ہو گی۔ بہارِ شریعت میں ہے: "حاجتِ اصلیہ میں خرچ کرنے کے روپے رکھے ہیں تو سال میں جو کچھ خرچ کیا کیا اور جو باقی رہے اگر بقدرِ نصاب ہیں تو ان کی زکوٰۃ واجب ہے، اگرچہ اسی نیت سے رکھے ہیں کہ آیندہ حاجتِ اصیہ میں صرف ہوں گے اور اگر سالِ تمام کے وقت حاجتِ اصلیہ میں خرچ کرنے کی ضرورت ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں۔"

(بہارِ شریعت، جلد 1، صفحہ 881، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وقار الفتاویٰ میں ہے: "مکان بنانے کے لیے، بچوں کی شادی کے لیے، سواری خریدنے کے لئے یا حج کرنے کے لئے، جو رقم اس کے پاس رکھی ہے اور وہ نصاب کو پہنچتی ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔" (وقار الفتاویٰ، جلد 2، صفحہ 393، بزم وقار الدین)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

28 رجب المرجب 1446ھ / 29 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز المدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 00923471992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

نکاح و طلاق

1857

عدت کے دوران پردے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ عدت کے دوران عورت کا کس کس سے پردہ لازم نہیں؟

User ID: محمد سلیمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عورت کا غیر محارم سے پردہ کرنا جیسے عام دنوں میں فرض ہوتا ہے اب بھی فرض ہو گا، اور جن سے عدت سے پہلے پردہ کرنا فرض نہیں تھا ان سے عدت کے دوران بھی پردہ کرنا فرض نہیں ہو گا۔ وقار الفتاویٰ میں مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد وقار الدین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "عدت اور غیر عدت میں پردہ کے احکامات میں کوئی فرق نہیں۔ قبلِ عدت جن لوگوں سے پردہ فرض ہے، دورانِ عدت بھی ان سے پردہ کرنا فرض ہے۔"

(وقار الفتاوی، جلد 3، صفحہ 158، بزم وقار الدین، کراچی)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں: "قبلِ عدت جن سے پردہ فرض تھا، دورانِ عدت بھی ان سے پردہ کرنا فرض ہے اور جن لوگوں سے عدت سے پہلے پردہ کرنا فرض نہیں تھا، ان سے عدت میں بھی پردہ کرنا فرض نہیں۔"

(وقار الفتاوی، جلد 03، صفحہ 212، بزم وقار الدین، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 رجب المرجب 1446ھ / 13 جنوری 2025ء

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنزالمدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید وفقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1858

فقہی مسائل گروپ

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

بغیر رخصتی ہمبستری کرنے کے بعد طلاق میں عدت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نکاح کے بعد لڑکی کی رخصتی نہیں ہوئی لیکن ہمبستری کر لی تھی اور طلاق ہو گئی تو عدت ہو گی یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: حافظ غلام عباس

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگرچہ رخصتی نہ ہوئی ہوا گر وطی یا خلوت صحیحہ پائی گئی تو عدت لازم ہو گی۔ ورنہ عدت لازم نہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍؕ۔ ترجمہ: اور طلاق والی عورتیں اپنی جانوں کو تین حیض تک روکے رہیں۔

(القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت 228)

دوسری جگہ رب کائنات ارشاد فرماتا ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَاۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ سَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا۝ ترجمہ: کنزالایمان: اے ایمان والو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لیے کچھ عدت نہیں جسے گنو تو انہیں کچھ فائدہ دو اور اچھی طرح سے چھوڑ دو۔

(سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 49)

اس کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کو ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے طلاق دی تو اس پر عدت واجب نہیں یہ حکم مومنہ اور کتابیہ دونوں عورتوں کو عام ہے، لیکن آیت میں مومنات کا ذکر فرمانا اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ مومنہ سے نکاح کرنا اولیٰ ہے۔

(تفسیر صراط الجنان، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 49)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24 جمادی الاخری 1446ھ/27 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1859

نکاح کرنے کی وسعت نہ ہو تو شہوت کم کرنے کا طریقہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ شہوت کو کم کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ نکاح کرنے کی وسعت نہیں تو ایسا کیا کریں جس سے شہوت کم ہو۔

User ID

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جو نکاح نہ کر سکتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ شہوت کو ختم کرنے والا ہے۔ بخاری شریف میں ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَا نَجِدُ شَيْئًا، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ" ترجمہ: ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں نوجوان تھے اور ہمیں کوئی چیز میسر نہیں تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا: نوجوانوں کی جماعت! تم میں جسے بھی نکاح کرنے کے لیے مالی طاقت ہو اسے نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا عمل ہے اور جو کوئی نکاح کی بوجہ غربت طاقت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ اس کی خواہشات نفسانی کو توڑ دے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، حدیث 5066)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24 جمادی الاخری 1446ھ/ 27 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

Fiqhi Masail Group

1860 بیس دن کا حمل ضائع ہو گیا تو خون کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بیس دن کا حمل تھا ضائع ہو گیا تو اب آنے والا خون نفاس کہلائے گا یا حیض؟

User ID: محمد سلیمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بیس دن کا حمل ساقط ہو گیا تو آنے والا خون نفاس نہیں کہلائے گا کیونکہ نفاس کے خون کے لیے یہ شرط ہے کہ بچے کا ایک عضو (ہاتھ، پاؤں، انگلیاں) بن چکا ہو اور اعضاء کا بننا فقہائے کرام رحمھم اللہ السلام کی تصریحات کے مطابق 120 دن کے بعد ہی شروع ہوتا ہے اس سے پہلے نہیں ہوتا اور اگر یہ خون تین دن تک جاری رہتا ہے تو اس صورت میں یہ خون حیض کا شمار ہو گا، جبکہ اس سے پہلے پاکی کے پندرہ ایام گزر چکے ہوں اور اگر خون تین دن سے کم آیا یا پاکی کے ایام پندرہ نہیں گزرے تو یہ خون استحاضہ ہو گا۔ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(وسقط ظهر بعض خلقه كيد أو رجل أو أصبع أو ظفر أو شعر، ولا يستبين خلقه إلا بعد مائة وعشرين يوما (ولد) حكما (فتصير) المرأة (به نفساء)---- فإن لم يظهر له شيء فليس بشيء، والمرئي حيض إن دام ثلاثا وتقدمه طهر تام وإلا استحاضة" یعنی: حمل ساقط ہوا اور اس کا کوئی عضو بن چکا تھا جیسے ہاتھ یا پاؤں یا انگلیاں یا ناخن یا بال، تو اس صورت میں وہ حکماً بچہ کہلائے گا اور عورت آنے والے خون کے ذریعے نفاس والی شمار ہو گی۔ یاد رہے کہ ایک سو بیس دن کے بعد ہی عضو کا بننا ظاہر ہوتا ہے۔ اور اگر اس حمل کا کوئی عضو ظاہر نہیں ہوا تھا تو اس صورت میں نفاس کا حکم نہیں ہو گا۔ البتہ اس صورت میں اگر یہ آنے والا خون تین دن تک جاری رہے اور اس سے پہلے پاکی کے پندرہ دن گزر چکے ہوں تو یہ خون حیض کا شمار ہو گا، ورنہ پھر استحاضہ کا شمار ہو گا۔

(تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الطھارۃ، جلد 01، صفحہ 549-551، کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 رجب المرجب 1446ھ/13 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدقائق اور کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1861

حیض کی حالت میں بیوی سے مباشرت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ حیض و نفاس میں دخول و ہمبستری کے بغیر عورت سے مباشرت کر سکتے ہیں؟

User ID: محمد سلیمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ حیض کے دنوں میں شوہر پر لازم ہے کہ بیوی کے ناف سے لے کر گھٹنوں تک کسی بھی مقام کو اپنے کسی حصہ بدن سے بلا حائل نہ چھوئے، کہ یہ جائز نہیں۔ البتہ اگر اتنا موٹا کپڑا حائل ہو جس سے بدن کی گرمی محسوس نہ ہو، تو چھونا جائز ہے۔ اس کے علاوہ جسم کے دیگر مقامات کو چھونا یا بوس و کنار کرنا، جائز ہے۔ بہار شریعت میں صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں جب کہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے ہو یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہو گی تو حرج نہیں۔ ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں۔ یوہیں بوس و کنار بھی جائز ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 385، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 رجب المرجب 1446ھ / 13 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدقائق اور بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1862

جمعہ کے دن نکاح کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جمعہ کے دن نکاح کی فضیلت میں کوئی حدیث ہے تو ارشاد فرمادیں۔

User ID: دانی مغل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ صراحتا کسی حدیث پاک میں جمعہ کے دن نکاح کی فضیلت پڑھنا یاد نہیں۔البتہ حدیث مبارکہ میں مساجد میں نکاح کرنے اور اس کا اعلان کرنے کا فرمایا گیا ہے، اس کی شرح میں علماء نے لکھا ہے کہ جمعہ کے دن مسجد میں نکاح کرنا مستحب ہے، کیونکہ جمعہ کا دن بابرکت ہے، اور جمعہ کے بعد مسجد میں نکاح کرنے سے بابرکت وقت اور جگہ میں نکاح منعقد ہوگا اور اس کا اعلان بھی ہو جائے گا۔ ترمذی شریف میں ہے پیارے آقا ﷺ نے فرمایا: "أعلنوا هذا النكاح واجعلوه في المساجد۔"

یعنی: نکاح کا اعلان کرو، اسے مساجد میں منعقد کرو۔ (ترمذی، ج 2، ص 347، حدیث: 1091)

حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس کے تحت فرماتے ہیں: فقہا فرماتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ نکاح جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں تمام نمازیوں کے سامنے ہو تاکہ نکاح کا اعلان بھی ہو جائے اور ساتھ ہی جگہ اور وقت کی برکت بھی حاصل ہو جائے نیز نکاح عبادت ہے اور عبادت کے لئے عبادت خانہ یعنی مسجد موزوں ہے۔ (مرأۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد 5، صفحہ 39)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

25 رجب المرجب 1446ھ / 26 جنوری 2025ء

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

1863

بیٹے کی ساس سے نکاح کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا کسی لڑکے کے والد کا نکاح اس لڑکے کی ساس سے جائز ہے؟؟

User ID: عطاری جلالی رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ لڑکے کے والد کا بیٹے کی ساس سے نکاح کرنا جائز ہے جب کہ کوئی اور حرمت کی وجہ نہ ہو۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: لا بأس بأن يتزوج الرجل امرأة ويتزوج ابنه ابنتها أو أمها، كذا في محيط السرخسي. یعنی: کوئی حرج نہیں کہ بندہ کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کا بیٹا اس کی بیٹی یا ماں سے نکاح کرے ایسا ہی محیط السرخسی میں ہے۔

(مجموعۃ من المؤلفین، الفتاوی الھندیۃ، کتاب النکاح، الباب الثالث، القسم الرابع، المحرمات بالجمع، جلد 1، صفحہ 277)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

25 رجب المرجب 1446ھ / 26 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنزالمدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و قرأت، علم حدیث اور فرض علوم کورسز میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی (آن لائن)

1864

بالغہ لڑکی سے اجازت لیے بغیر نکاح کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ لڑکی کے بھائی کی نکاح کی ترکیب تھی، لڑکی کے گھر والوں نے وٹے سٹے کی شرط رکھی، بہن کا نکاح بھی ساتھ ہی منعقد کر دیا گیا، بہن نے کسی کو بھی وکیل نہیں بنایا تھا۔ وہاں مجلس میں موجود افراد نے والد صاحب کو وکیل بنا کر نکاح کر دیا گیا، نکاح کے بعد ماں نے جا کر بیٹی کو نکاح کا بتایا، بیٹی ناپسندیدگی کی بنا پر آواز سے رونے لگی اور بھائی نے آکر چپ کروایا۔ ابھی رخصتی نہیں ہوئی نکاح کا حکم بتادیجئے؟

User ID: محمد زبیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایسا نکاح بالغہ لڑکی کی اجازت پر موقوف تھا لیکن بالغہ لڑکی کے انکار کے سبب منعقد نہیں ہوا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ عاقلہ، بالغہ لڑکی کا نکاح اگر بغیر اس کی اجازت کے کر دیا تو ایسا نکاح فضولی ہوتا ہے، اور یہ لڑکی کے قبول کرنے پر موقوف ہوتا ہے اگر نکاح کی خبر سن کر بالغہ لڑکی قبول کر لے یا خوشی کا اظہار کرے تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے، اور اگر بالغہ لڑکی عدم رضامندی کے کسی قول یا فعل سے انکار کر دے تو نکاح باطل ہو جاتا ہے۔ عالمگیری میں ہے: "لا یجوز نکاح أحد علی بالغة صحیحة العقل من أب أو سلطان بغیر إذنها بکرا کانت أو ثیبا فإن فعل ذلك فالنکاح موقوف علی إجازتها فإن أجازته؛ جاز، وإن ردته بطل، کذا في السراج الوهاج." یعنی: عاقلہ بالغہ کی مرضی کے خلاف باپ یا حاکم کا کیا ہوا نکاح اس کی اجازت کے بغیر جائز نہیں ہوگا خواہ وہ عاقلہ بالغہ باکرہ ہو یا ثیبہ۔ اگر ایسا ہو تو اس کی اجازت پر موقوف ہوگا۔ وہ جائز قرار دے تو جائز ہوگا ورنہ اگر رد کر دے تو وہ نکاح باطل ہو جائے گا، سراج وہاج میں یوں ہی ہے۔

(مجموعۃ من المؤلفین، الفتاوی الھندیہ، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء، جلد 1، صفحہ 287، دار الفکر، بیروت)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: بہر حال مذہب راجح پر یہ نکاح نکاح فضولی ہوتے ہیں اور نکاح فضولی کو مذہب حنفی میں باطل جاننا محض جہالت و فضولی بلکہ باجماع ائمہ حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم منعقد ہو جاتا ہے اور اجازت اصیل پر (کہ یہاں وہ عورت ہے جس کے لیے بے اذن اس کا نکاح غیر وکیل نے کر دیا) موقوف رہتا ہے اگر وہ اجازت دے نافذ ہو جائے اور رد کر دے تو باطل۔ کما ھو حکم تصرفات الفضولی جمیعا عندنا کما صرح بہ في عامة کتب المذھب۔ جیسے کہ فضولی کے تمام تصرفات کا ہمارے ہاں حکم ہے جس کی تمام کتب مذہب میں تصریح ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 11، صفحہ 145، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

28 رجب المرجب 1446ھ / 29 جنوری 2025ء

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جاتی ہے۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جاتی ہے۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

1865

عورت کی پہلے شوہر سے ہونے والی اولاد کا دوسرے شوہر کی اولاد سے نکاح

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک آدمی کی اولاد تھی اس نے دوسری شادی کی اور دوسری بیوی کے پہلے سے ہی بچے تھے، کیا ان دونوں کے بچوں کا آپس میں نکاح جائز ہے؟

User ID: شرجیل سید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جو اولاد عورت پہلے شوہر سے لائی ہو تو ان دونوں کی اولاد کا آپس میں نکاح جائز ہے، شرعا کوئی قباحت نہیں۔ جبکہ کوئی حرمت کی وجہ نہ ہو۔ اللہ پاک حرمت والے رشتے بیان کرنے کے بعد فرماتا ہے: ”واُحلَّ لكم ما وراء ذٰلکم ان تبتغوا باموالکم مّحصنين غير مسافحين“ ترجمہ: اور ان عورتوں کے علاوہ سب تمہیں حلال ہیں کہ تم انہیں اپنے مالوں کے ذریعے نکاح کرنے کو تلاش کرو نہ کہ زنا کے لئے۔ (سورۃ النساء، آیت 24)

فتاوی ہندیہ میں ہے: لا بأس بأن يتزوج الرجل امرأة ويتزوج ابنه ابنتها أو أمها، كذا في محيط السرخسي. یعنی: کوئی حرج نہیں کہ بندہ کسی عورت سے نکاح کرے اور اس آدمی کا بیٹا اس عورت کی بیٹی یا ماں سے شادی کرے۔ ایسا ہی محیط السرخسی میں ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، جلد 1، صفحہ 277، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثانی المحرمات بالصھریۃ، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

16 رجب المرجب 1446ھ/17 جنوری 2025ء

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔
ناظرہ قرآن مع تجوید وفقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پہ رابطہ کریں: 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

خرید وفروخت، کاروبار

1866

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

کوئی چیز خریدتے ہوئے قیمت کم کروانے کے لیے بحث و تکرار کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ دوکان پر گاہک باتوں باتوں میں کہتے ہیں کہ بحث کرنا سنت ہے کیا یہ درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ قیمت کم کروانے کے لیے بحث و مباحثہ کرنا سنت ہے۔یہ درست ہے،البتہ قیمت کم کروانے کے لیے جھوٹ بولنا یااور کوئی غیر شرعی ارتکاب کرنادرست نہیں ۔ امام اہلسنت ،امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: بھاؤ (میں کمی) کے لئے حجت (بحث و تکرار) کرنا بہتر ہے بلکہ سنّت۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد17، صفحہ128، رضافاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

26جمادی الاخری1446ھ/29 دسمبر2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مومنین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو ان دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

1867

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مسجد میں ٹوپی، عطر، تسبیح وغیرہ بیچنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مسجد میں ٹوپی، تسبیح، عطر وغیرہ فروخت کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مسجد میں خرید وفروخت کرنا جائز نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید وفروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ سنن ابن ماجہ میں سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنبوا مساجدکم صبیانکم، ومجانینکم، وشراءکم، وبیعکم، وخصوماتکم، ورفع اصواتکم، واقامۃ حدودکم، وسل سیوفکم، ترجمہ: مساجد کو بچوں اور پاگلوں اور بیع وشرا اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ ("سنن ابن ماجہ"، أبواب المساجد۔۔۔إلخ، باب مایکرہ في المساجد، الحدیث: ۷۵۰، ج ۱، ص ۴۱۵۔)

ترمذی شریف میں ہے: "عن ابی ہریرۃ، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قال: "إذا رایتم من یبیع، او یبتاع فی المسجد، فقولوا: لا اربح اللہ تجارتک" ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد میں خرید وفروخت کر رہا ہو تو کہو: اللہ تعالی تمہاری تجارت میں نفع نہ دے۔"

(ترمذی شریف، رقم الحدیث 1321، جلد 3، صفحہ 602، مطبوعہ مصر)

فتاوی رضویہ میں ہے "مسجد میں بیع وشراء ناجائز ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 8، ص 99، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

26 جمادی الاخری 1446ھ / 29 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید وفقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ　　وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

1868

آن لائن

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

چرس بیچنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ چرس بیچنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ چرس نشہ آور چیز ہے، اور ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے، لہذا نشے کے لیے اس کی خرید وفروخت شرعا ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ گناہ پر معاونت یعنی مدد کرنا ہے جو کہ جائز نہیں۔ البتہ اس کا جائز استعمال بھی ہے لہذا دوا وغیرہ کے لیے بیچنا جائز ہے۔ اس لیے کہ یہ مال متقوم ہے اور مال متقوم کی بیع درست ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: "اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔" (پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت 2)

سنن ابی داؤد میں ہے: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل مسكر ومفتر ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور اعضاء میں ڈھیلا پن پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا۔ (سنن ابو داؤد، جلد 2، صفحہ 163، حدیث 3686)

در المختار میں ہے: "(وصح بيع غير الخمر) ۔۔۔ ومفاده صحة بيع الحشيشة والافيون" ترجمہ: اور غیر خمر کی خرید وفروخت صحیح ہے، اور اس کا مفاد یہ ہے کہ بھنگ اور افیون کی بیع درست ہے۔ (در المختار، کتاب الاشربہ، جلد 6، صفحہ 454، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں: "صحت اور چیز ہے اور جواز بمعنی حل دوسری چیز، مذکورہ اشیاء یعنی افیون اور بھنگ جب نشہ کی حد تک پہنچ جائیں تو اگرچہ حرام ہیں مگر متقوم ہونے سے خارج نہیں ہوتے جیسے شراب اور خنزیر متقوم ہونے سے خارج ہوتے ہیں تو بیع مال متقوم مقدور التسلیم پر وارد ہو تو صحیح ہوتی ہے اگرچہ حرام ہو، لہذا صحت تو ان میں مطلق ہے اور اگر بیرون بدن ان سے علاج معالجہ مطلوب ہو تو جواز بمعنی حل بھی ہوگا اور اگر معصیت کے لیے ان کی بیع کی تو جائز نہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 17، صفحہ 170، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 جمادی الاخری 1446ھ / 16 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو ان دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

عورت کا نرسنگ کی نوکری کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ عورت کا کسی ہاسپٹل میں یا کہیں بھی نرسنگ کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: فرخ جاوید جامی

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر عورت ان شرائط کے ساتھ نرسنگ کرے جو عورت کی نوکری کے جائز ہونے کے لیے ضروری ہیں تو جائز ہے جیسے بالکل بے پردگی نہ ہوتی ہو، غیر مرد کو چھونے، انجکشن لگانے، پٹی وغیرہ باندھنے کی بھی نوبت نہ آتی ہو ایک شرط بھی کم ہو تو نرسنگ یا کوئی بھی نوکری جائز نہیں۔ سیدی اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ عورت کی ملازمت کے جائز ہونے کی شرائط بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یہاں پانچ شرطیں ہیں: (1) کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے (۲) کپڑے تنگ وچست نہ ہو جو بدن کی ہیاٴت ظاہر کریں۔(۳) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو۔(۴) کبھی نامحرم کے ساتھ کسی خفیف دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔ (۵) اس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مظنۂ فتنہ نہ ہو۔ یہ پانچ شرطیں اگر جمع ہیں تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو حرام۔

(فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 247، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

پردے کے بارے میں سوال وجواب میں اسی طرح کا سوال وجواب ذکر ہے: سوال: نرس کی نوکری کے جواز کی آیا کوئی صورت بھی ہے یا نہیں؟ جواب: بالفرض کوئی ایسا ہسپتال ہو جہاں بالکل بے پردگی نہ ہوتی ہو، غیر مرد کو چھونے، انجکشن لگانے، پٹی وغیرہ باندھنے کی بھی نوبت نہ آتی ہو، اس کے علاوہ بھی اگر کوئی مانع شرعی نہ ہو تو وہاں نرس کی نوکری جائز ہے۔

(پردے کے بارے میں سوال وجواب، صفحہ 41، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24 جمادی الاخری 1446ھ/ 27 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہتے ہیں یا مومنین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہتے ہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

1870

سگریٹ، پان، نسوار کے کاروبار کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ سگریٹ، پان، نسوار وغیرہ کا کاروبار کرنا کیسا ہے؟ یہ ان نشہ آور چیزوں کی آمدن حلال ہے؟

سائل: فیصل باجوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ سگریٹ، پان، نسوار کا استعمال مباح ہے جبکہ حد نشہ تک نہ پہنچے البتہ صحت کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے لہذا، ان سے بچنا چاہیے، چونکہ ان کا استعمال جائز ہے تو ان کی خرید و فروخت بھی شرعا بالکل جائز و درست ہے، اور آمدنی بھی حلال ہو گی۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”پان کھانا جائز ہے اور اتنا چونا بھی کہ ضرر نہ کرے اور اتنا تمباکو بھی کہ حواس پر اثر نہ آئے، یہاں سرتی تمباکو ہی کہتے ہیں۔ واللہ تعالی اعلم“

(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 558، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 رجب المرجب 1446ھ/9 جنوری 2025

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنزالمدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورسز میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1871

جرمانہ والی شرط پر قسطوں کی چیز لی تو اس کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ قسطوں پر چیز لیتے ہوئے اگر یہ شرط ہو کہ اگر قسط لیٹ ہوئی تو جرمانہ ہو گا۔ اب یہ شرط فاسد ہے لیکن اگر بندہ اس کی نوبت ہی نہ آنے دے اور وقت پر ہی قسط جمع کروائے تو کیا پھر بھی یہاں قسطوں پر چیز لینا جائز نہیں ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ قسطوں پر چیز لیتے ہوئے اگر یہ شرط رکھی گئی کہ قسط لیٹ ہونے پر جرمانہ دینا ہو گا، تو یہ عقد ہی فاسد شرط کی وجہ سے ناجائز منعقد ہوا، لہذا چیز لینا ہی جائز نہیں ہو گا، چاہے قسط وقت پر ادا کی جائے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: ”ملازمت بلا اطلاع چھوڑ کر چلا جا اس وقت تنخواہ قطع کرے گا نہ تنخواہِ واجب شدہ کو ساقط اور اس پر کسی تاوان کی شرط کر لی مثلاً نوکری چھوڑنا چاہے تو اتنے دنوں پہلے سے اطلاع دے، ورنہ اتنی تنخواہ ضبط ہو گی یہ سب باطل و خلافِ شرعِ مطہر ہے، پھر اگر اس قسم کی شرطیں عقدِ اجارہ میں لگائی گئیں جیسا کہ بیانِ سوال سے ظاہر ہے کہ وقتِ ملازمت ان قواعد پر دستخط لے لئے جاتے ہیں، یا ایسے شرائط وہاں مشہور و معلوم ہو کر اَلْمَعْرُوْفُ کَالْمَشْرُوْطِ ہوں، جب تو وہ نوکری ہی ناجائز و گناہ ہے، کہ شرطِ فاسد سے اجارہ فاسد ہوا، اور عقدِ فاسد حرام ہے۔ اور دونوں عاقد (معاہدہ کرنے والے) مبتلائے گناہ، اور ان میں ہر ایک پر اس کا فسخ (ختم کرنا) واجب ہے، اور اس صورت میں ملازمین تنخواہِ مقرر کے مستحق نہ ہوں گے، بلکہ اجر مثل کے جو مشاہرہ معیّنہ سے زائد نہ ہوں، اجر مثل اگر مسمّٰی سے کم ہو تو اس قدر خود ہی کم پائیں گے، اگرچہ خلاف ورزی اصلاً نہ کریں۔“

(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 506-507، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

28 رجب المرجب 1446ھ / 29 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتوی نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتوی نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورسز میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1872

ویڈیو گیمز بنا کر بیچنے اور آمدن کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ گیمز بنا کر بیچنے کا کیا حکم ہے؟

User ID: غلام مصطفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عموما جو گیمز ہوتی ہیں وہ میوزک، بے حیائی وغیرہ غیر شرعی کاموں کی وجہ سے شرعی طور پر فی نفسہ ہی جائز ہی نہیں ہوتیں، تو ایسی گیمز بنا کر بیچنے میں گناہ پر معاونت یعنی مدد کرنا ہے جو کہ جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔“

(پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت 2)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

26 رجب المرجب 1446ھ/27 جنوری 2025ء

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنزالمدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔

● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔

● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

جائز و ناجائز

مرغی کا پوٹا کھانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا مرغی کا پوٹا کھانا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مرغی کا پوٹا کھانا جائز ہے۔ کیونکہ اس کے اوپر سے نجاست والی جھلی اتار لی جاتی ہے جو کہ اوجھڑی کا حکم رکھتی ہے اور جھلی اتارنے کے بعد جو گوشت بچتا ہے وہ بٹ ہے اور بٹ کھانا بلاشبہ حلال ہے۔

فتاویٰ فقیہ ملت میں ہے: اوجھڑی کا کھانا مکروہِ تحریمی ہے۔

(فتاویٰ فقیہ ملت، جلد 02، صفحہ 251، مطبوعہ شبیر برادرز)

مصدقات تاج الشریعہ میں ہے: بٹ کھانا بلا کسی ادنیٰ کراہت کے جائز ہے، بٹ اگرچہ معدے کے اوپر کا گوشت ہے مگر اس میں اور نجاست میں ایک موٹی جھلی، جسکو ہمارے یہاں کی زبان میں جھردتا، کہتے ہیں، حائل ہوتی ہے، یہ جھلی اتنی موٹی ہوتی ہے کہ اس کی چھنی بنتی ہے، اس لیے بٹ معدے کے حکم میں نہیں، اس لیے کہ کراہت کی علت نجاست کے ساتھ اتصال ہے اور وہ بٹ میں مرتفع ہے۔

(مصدقات تاج الشریعہ، صفحہ 39، بریلی شریف)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 جمادی الاخری 1446ھ / 13 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہتے ہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہتے ہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

1874

گناہوں بھری ویب سائٹ بنانے کا گناہ

سوال: ایک بندے کی ویب سائٹ ہے جس پر لوگ ویڈیوز اپلوڈ کرتے ہیں، اب اگر کوئی ناجائز ویڈیو اپلوڈ کرے اور لوگ اسے دیکھیں اور شئیر کرتے رہیں تو کیا اس کا گناہ بھی ویب سائٹ بنانے والے کو ملے گا؟ سائل: عمران اعوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ناجائز ویڈیوز اپلوڈ کرنے اور دیکھنے والوں کا گناہ اپلوڈ کرنے والوں کے ساتھ ساتھ اسے بھی ملے گا جس نے یہ ویب سائٹ بنائی ہے۔ کیونکہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ جو کوئی برا عمل رائج کرے جس پر بعد میں عمل کیا جاتا رہے تو عمل کرنے والوں کا وبال بھی اس پر آئے گا جس نے رائج کیا، اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہیں ہو گی۔ چنانچہ صحیح مسلم میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فعمل بھا بعدہ کتب لہ مثل اجر من عمل بھا ولا ینقص من اجورھم شیء و من سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ فعمل بھا بعدہ کتب علیہ مثل وزر من عمل بھا ولا ینقص من اوزارھم شیئا“ ترجمہ: جس نے اسلام میں کوئی اچھا کام جاری کیا اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کی طرح اجر ملے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر و ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہو گی اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ نکالا اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کی مانند گناہ ملے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ (صحیح مسلم، صفحہ 394، حدیث: 2351)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 رجب المرجب 1446ھ/7 جنوری 2025

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورسز میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY — فقہی مسائل گروپ — WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

1875

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

الکوحل والے شیمپو، لوشن کا استعمال کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ الکوحل والا شیمپو یا لوشن استعمال کرنا کیسا ہے؟ اور عموماً سب میں الکوحل استعمال ہوتا ہی ہے۔

User ID

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ الکوحل والا شیمپو یا لوشن وغیرہ جلد پر لگانا جائز ہے۔ فی زمانہ کثیر علماء نے الکوحل والی چیزوں کے خارجی استعمال کی اجازت دی ہے۔ البتہ بچنا بہتر ہے۔ حضرت علامہ مولانا مفتی انس رضا قادری دامت برکاتہم العالیہ اسی طرح کے سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: فی زمانہ کثیر علماء و فقہائے کرام نے عموم بلوی و حاجت کی وجہ سے الکوحل والی خارجی استعمال میں آنے والی تمام چیزوں کی اجازت دی ہے۔ شیمپو وغیرہ بھی چونکہ خارجی استعمال والی چیزیں ہیں، لہذا اس کے استعمال کی بھی اجازت ہے جبکہ اس کے علاوہ کوئی ناپاک چیز مثلاً مردار یا سوئر کی چربی وغیرہ کا اس میں ڈالا جانا یقینی طور پر ثابت نہ ہو۔ البتہ بچنا بہتر ہے۔

(دارالافتاء اہلسنت، دعوت اسلامی، فتوی نمبر: WAT-1539 تاریخ اجراء: 10 رمضان المبارک 1444ھ/01 اپریل 2023ء)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

26 جمادی الاخری 1446ھ/29 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY WWW.ARQFACADEMY.COM

1876

بوڑھی اور ضعیف العمر عورت کا بغیر محرم عمرے پر جانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک مائی صاحبہ ہیں جن کی عمر 55 سال سے اوپر ہیں انہوں نے 3 سال سے عمرہ کے لیے رقم جمع کر کے رکھی محارم میں سے کسی کے جانے کی صورت نہیں بن رہی ہے۔ قریب سے کچھ احباب جانا چاہتے ہیں کیا وہ ان کے ساتھ عمرہ کرنے کے لیے سفر پر جا سکتی ہیں

User ID:شاہد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عورت چاہے جس عمر کی ہو اس کا بغیر محرم شرعی سفر کی مقدار جانا ناجائز و حرام ہے۔ اگر بغیر محرم یا بغیر شوہر کے عمرہ کرنے جائے گی تو سخت گنہگار اور عذاب نار کی حقدار، فرشتوں کی لعنت حق دار، ٹھہرے گی۔ اور قدم قدم پر گناہ اپنے سر لے گی۔ لہذا عمرہ جو کہ ایک سنت عمل ہے اس کے لیے ناجائز و حرام طریقے سے جانا اور گناہوں کا بوجھ اپنے سر لینا کوئی عقلمندی نہیں۔ بلکہ سراسر حماقت اور آخرت کی بربادی کا سبب ہے۔ چنانچہ مسلم شریف کی حدیث مبارکہ میں ہے: "عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ و الیوم الاخر ان تسافر سفراً یکون ثلاثۃ ایام فصاعداً الا و معھا ابوھا او ابنھا او زوجھا او اخوھا او ذو محرم منھا" ترجمہ: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کرنا حلال نہیں ہے، مگر جبکہ اس کے ساتھ اس کا باپ یا بیٹا یا شوہر یا بھائی یا اس کا کوئی محرم ہو۔

(صحیح مسلم، باب سفر المراۃ مع محرم الی حج وغیرہ، جلد 1، صفحہ 434، مطبوعہ کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: "عورت اگرچہ عفیفہ یا ضعیفہ ہو، اسے بے شوہر یا محرم سفر کو جانا، حرام ہے، اگر چلی جائے گی گنہگار ہوگی ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 706-707، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

فقہی مسائل گروپ

0313-6036679

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

26 جمادی الاخریٰ 1446ھ / 29 دسمبر 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

1877

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

پوٹے کی جھلی سے بنائی گئی دوا کا استعمال کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک دوائی ہے جس کو سنگ دانہ مرغ کہا جاتا ہے معدے کے امراض میں استعمال ہوتی ہے اس میں مرغ کے پوٹے کی پیلی والی جھلی صاف کر کے دھوپ میں خشک کر کے استعمال کی جاتی ہے کیا یہ دوائی کھانا درست ہے؟

User ID: سید محمد علی بخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ پوٹے کی جھلی اوجھڑی ہے جس کا استعمال مکروہ تحریمی وگناہ ہے اگر جھلی کی ماہیت تبدیل نہیں ہوتی تو اسے دوا میں بھی استعمال نہیں کر سکتے۔ کیونکہ حدیث مبارکہ میں حرام چیز سے دوا کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔اور حرام میں شفاء بھی نہیں رکھی گئی۔ چنانچہ سنن ابی داؤد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إن اللہ أنزل الداء والدواء وجعل لكل داء دواء فتداووا ولا تداووا بحرام" ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں کو نازل کیا ہے اور ہر بیماری کے لیے دوا رکھی ہے، لہٰذا ان دواؤں سے علاج کرو، لیکن حرام چیزوں سے بچو۔

(سنن ابو داؤد، کتاب الطب، باب فی الادویۃ المکروھۃ، ج02، ص174، مطبوعہ لاھور)

صحیح البخاری میں ہے: حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: "إن اللہ لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم" ترجمہ: بے شک اللہ عزوجل نے تمہاری شفاء ان اشیاء میں نہیں رکھی جو تم پر حرام کی گئیں ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب الاشربۃ، باب شراب الحلواء والعسل، ج02، ص840، مطبوعہ کراچی)

درمختار میں ہے: "لایجوز التداوی بالمحرم فی ظاہر المذھب" ترجمہ: ظاہر المذہب میں حرام چیز کے ساتھ علاج حرام ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج04، ص390، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاویٰ فقیہ ملت میں ہے: اوجھڑی کا کھانا مکروہِ تحریمی ہے۔

(فتاویٰ فقیہ ملت، جلد02، صفحہ251، مطبوعہ شبیر برادرز)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

26 جمادی الاخری 1446ھ/29 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مومنین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

1878

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

پتنگ لوٹنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ پتنگ لوٹنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ پتنگ بازی ناجائز وگناہ ہے کیونکہ اس میں بہت سے غیر شرعی کاموں کا ارتکاب ہو رہا ہوتا ہے، ایسے ہی پتنگ لوٹنا بھی ناجائز وحرام ہے۔ اگر خود آکر گر جائے تو اسے پھاڑ ڈالے، اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کی ہے تو ڈور کسی مسکین کو دے دے کہ وہ کسی جائز کام میں صرف کر لے۔ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ لکھتے ہیں: کنکیا (یعنی پتنگ) اڑانے میں وقت (اور) مال کا ضائع کرنا ہوتا ہے، یہ بھی گناہ ہے اور گناہ کے آلات کنکیا (یعنی پتنگ)، ڈور بیچنا بھی منع ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 24، صفحہ 659، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مزید فرماتے ہیں: کنکیا (یعنی پتنگ) لوٹنا حرام، اور خود آکر گر جائے تو اسے پھاڑ ڈالے، اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کی ہے تو ڈور کسی مسکین کو دے دے کہ وہ کسی جائز کام میں صَرف (یعنی کوئی جائز استعمال) کر لے، اور خود مسکین ہو تو اپنے صَرف (یعنی استعمال) میں لائے، پھر جب معلوم ہو کہ فلاں مسلم کی ہے اور وہ اس تصدق یا اس مسکین کے اپنے صَرف پر راضی نہ ہو تو دینی آئے گی اور کنکیا (یعنی پتنگ) کا معاوضہ بہر حال کچھ نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 24، صفحہ 660، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24 جمادی الاخریٰ 1446ھ/27 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید وفقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ — وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

1879

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

آن لائن

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

رخصت ہوتے وقت (رب راکھا) کہنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کچھ لوگ رخصت ہوتے ہوئے (رب راکھا) کہتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ملاقات کے لیے آئیں یا رخصت ہونے لگیں تو سلام کرنا سنت ہے اسکے بجائے رب راکھا، خدا حافظ وغیرہ کہنا خلاف سنت ہے۔ ہاں سلام کر کے رب راکھا کہا تو درست ہے۔ کیونکہ یہ دعائیہ کلمہ ہے، رب راکھا کا معنی ہے رب تعالی سلامت رکھے ۔ اور سلام کے بعد دعا دینے میں کوئی قباحت نہیں۔ بلکہ دعا دینا سنت سے بھی ثابت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اذا انتھی احدکم الی مجلس فلیسلم فان بدا لہ ان یجلس فلیجلس ثم اذا قام فلیسلم فلیست الاولی باحق من الآخرۃ" ترجمہ: جب تم میں سے کوئی کسی مجلس کے پاس پہنچے تو انہیں سلام کرے پھر وہاں بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے، جب جانے لگے تو دوبارہ سلام کرے کہ پہلی مرتبہ کا سلام، آخری مرتبہ کے سلام سے بہتر نہیں۔ (یعنی دونوں مواقع پر سلام کرنے کی اپنی اپنی اہمیت ہے) (ترمذی، ج4، ص324، حدیث:2715)

مشکاۃ میں ہے: "کان النبی ﷺ اذا ودع رجلا اخذ بیدہ فلا یدعھا حتی یکون الرجل ھو یدع ید النبی ﷺ ویقول استودع اللہ دینک وامانتک وآخر عملک" ترجمہ: نبی کریم ﷺ جب کسی کو رخصت فرماتے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ خود ہاتھ پیچھے نہ کرتا، اور فرماتے: میں تمہارا دین، امانت اور آخری عمل، اللہ پاک کے سپرد کرتا ہوں۔ (مشکاۃ المصابیح، ج1، ص455، حدیث:2435)

بہار شریعت میں ہے: زمانہ میں کئی طرح کے سلام لوگوں نے ایجاد کر لیے ہیں۔ ان میں سب سے برا یہ ہے جو بعض لوگ کہتے ہیں بندگی عرض یہ لفظ ہرگز نہ کہا جائے۔ بعض لوگ آداب عرض کہتے ہیں، اگرچہ اس میں اتنی برائی نہیں مگر سنت کے خلاف ہے۔ بعض لوگ تسلیم یا تسلیمات عرض کہتے ہیں، اس کو سلام کہا جا سکتا ہے کہ یہ سلام ہی کے معنی میں ہے۔ (بہار شریعت، جلد3، حصہ16، صفحہ468، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24 جمادی الاخری 1446ھ/27 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہتے ہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہتے ہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

سات سال کے لڑکے کا اپنی بہن، بھائی ماں کے ساتھ ایک بستر پر سونے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ سات سال کا لڑکا اپنی ماں، بہن، بھائی کے ساتھ ایک بستر پر سو سکتا ہے؟

User ID: غفران رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ سات سال کی عمر والا بچہ یا بچی اپنے ماں باپ یا بہن، بھائی کے ساتھ سو سکتے ہیں کیونکہ دس سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کے بستر الگ کرنے کا حکم دیا ہے، البتہ سات سال کی عمر سے ہی الگ کر دیے جائیں تو بہتر ہے تاکہ دس سال تک الگ سونے کی عادت بن جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مروا صبیانکم بالصلاۃ إذا بلغوا سبعاً، و اضربوھم علیھا إذا بلغوا عشراً، و فرقوا بینھم فی المضاجع ترجمہ: سات سال کی عمر میں اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر ان کی پٹائی کرو اور ان کے بستر بھی علیحدہ کر دو۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلوات، متی یؤمر الصبی بالصلاۃ، جلد 1، صفحہ 304، دار التاج)

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو ان دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24 جمادی الاخری 1446ھ / 27 دسمبر 2024ء

1881

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

قرآن پاک کو تجوید سے پڑھنے کا حکم قرآن کی روشنی میں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا قرآن میں لکھا ہے کہ قرآن کو درست مخارج سے پڑھنا ضروری ہے؟

User ID:غفران رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ قرآن پاک میں قرآن کو ترتیل کے ساتھ یعنی درست طریقے سے پڑھنے کا حکم صراحتا موجود ہے۔ قرآن مجید میں اللہ پاک کا فرمان عالیشان ہے: وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ترجمہ کنزالایمان: اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ (پارہ 29، سورۃ المزمل، آیت 4)

شرح طیبۃ النشر فی القراءات لابن الجزری میں ہے: امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے پوچھا گیا کہ ترتیل کے کیا معنی ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ“ یعنی: ترتیل حروف کو عمدگی سے (مخارج وصفات کے ساتھ) ادا کرنا اور وقف کی جگہوں کو پہچاننے کا نام ہے۔“

(شرح طیبۃ النشر فی القراءات لابن الجزری، مبحث التجوید، صفحہ 34)

دوسرے مقام رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ترجمہ کنزالایمان: جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جیسی چاہیے اس کی تلاوت کرتے ہیں۔ (القرآن، پارہ 1، البقرۃ: 121)

تفسیر جلالین میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت ہے: ”أی یقرء ونه کما أنزل“ یعنی وہ اسے ایسے پڑھتے ہیں جس طرح اسے نازل کیا گیا۔

(تفسیر جلالین مع حاشیہ انوار الحرمین، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۲۱، ۱/۵۸)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24 جمادی الاخری 1446ھ/27 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہتے ہیں یا ہر مومن کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہتے ہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
فقہی مسائل گروپ

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

1884

سستی کی وجہ سے سجدہ تلاوت نہ کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کوئی سستی کی وجہ سے سجدہ تلاوت نہ کرے تو کیا گنہگار ہو گا؟

User ID: ملک علی جان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ سجدہ تلاوت واجب ہے اور یہ جیسے پڑھنے والے پر واجب ہے ایسے ہی سننے والے پر بھی واجب ہے، اور یہ فوراً کرنا واجب نہیں زندگی میں جب بھی کر لیا کفایت کر جائے گا، اور اگر باوضو ہو اور مکروہ وقت نہ ہو تو تاخیر کرنا مناسب نہیں۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سُن سکے، سننے والے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ بالقصد سنی ہو بلا قصد سُننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 733، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ان اوقات میں آیت سجدہ پڑھی تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے، یہاں تک کہ وقت کراہت جاتا رہے اور اگر وقت مکروہ ہی میں کر لیا تو بھی جائز ہے اور اگر وقت غیر مکروہ میں پڑھی تھی تو وقت مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔"

(بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 454، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

28 رجب المرجب 1446ھ / 29 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1885 ننگے سر تلاوت قرآن کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا ننگے سر تلاوت کر سکتے ہیں؟

User ID: غلام مصطفیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ننگے سر تلاوت کرنا، اگرچہ جائز ہے، شرعا اس میں کوئی حرج نہیں البتہ ادب کا تقاضہ یہی ہے کہ سر ڈھانپ کر، باوضو قبلہ رو بیٹھ کر تلاوت کی جائے۔ سیدی امیر اہلسنت، مولانا الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ اسی طرح کے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: جائز ہے مگر ادب یہی ہے کہ سَر ننگا نہ ہو۔ مستحب یہ ہے کہ باوُضو قبلہ رُو اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے۔ ممکن ہو تو عمامہ باندھ کر، خوشبو لگا کر، دو زانو بیٹھ کر تلاوت کیجئے کہ جتنا ادب سے بیٹھ کر تلاوت کریں گے اتنی ہی برکتیں پائیں گے۔

(مدنی مذاکرہ، 8 ربیع الاول 1441ھ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

26 رجب المرجب 1446ھ / 27 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدرس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY   فقہی مسائل گروپ   WWW.ARQFACADEMY.COM

زندوں کو ایصال ثواب کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا زندوں کو ایصال ثواب کر سکتے ہیں؟

User ID: سید محمد شہباز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اپنی عبادات کا ثواب زندہ و مردہ سب مسلمانوں کو کرنا جائز ہے۔ بحر الرائق میں ہے: ”من صام أو صلى أو تصدق وجعل ثوابه لغيره من الأموات والأحياء جاز، ويصل ثوابها إليهم عند أهل السنة والجماعة كذا في البدائع۔“ ترجمہ: جو روزہ رکھے نماز پڑھے، یا کوئی صدقہ کرے اور اس کا ثواب زندوں یا مردوں کو ایصال کرے تو یہ جائز ہے، اور اس کا ثواب ان تک پہنچے گا اہل سنت وجماعت کے نزدیک، ایسا ہی بدائع میں ہے۔

(بحر الرائق، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، جلد 3، صفحہ 63، دار الکتب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

24 جمادی الاخری 1446ھ/27 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہتے ہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

1887

پانی والے کولر میں انگلی ڈال کر پانی چیک کیا تو اسے پینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ پانی پینے والے کولر میں ٹھنڈا چیک کرنے کے لیے انگلی ڈالی تو اس پانی کو پینا کیسا ہے؟

User ID: خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر بے دھلا ہاتھ کولر میں ڈالا تو پانی مستعمل ہو گیا اور اس کا حکم یہ ہے کہ یہ پانی پاک ہے البتہ اسے پینا یا کھانے پینے کی چیزوں میں شامل کرنا مکروہ تنزیہی ونا پسندیدہ ہے لہذا بچنا چاہیے اور پانی کو کسی اور استعمال میں لایا جائے اسے گرانے یا ضائع کرنے کی اجازت نہیں۔ درمختار میں ہے: "هو طاهر وهو الظاهر لكن يكره شربه والعجن به تنزيها للاستقذار"

ترجمہ: ظاہر قول کے مطابق مستعمل پانی پاک ہے، لیکن اس کا پینا اور اس سے آٹا گوندھنا، مکروہ تنزیہی ہے، کیونکہ اس سے گھن آتی ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد1، صفحہ 390، کوئٹہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ مستعمل پانی کے متعلق لکھتے ہیں: اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے مگر پھر دھونے کی نیت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لیے یا وضو کے لیے تو یہ پانی مُستَعمَل ہو گیا یعنی وُضو کے کام کا نہ رہا اور اس کو پینا بھی مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، جلد1، حصہ 2، صفحہ 336، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 رجب المرجب 1446ھ/13 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنزالمدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

0092 347 1992267 ناظرہ قرآن مع تجوید وفقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1888

اپنی اسائنمنٹ کسی اور سے لکھوانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کسی سے اسائمنٹ لکھوانا کیسا ہے؟

User ID: غلام مصطفیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ سکول، کالج یا یونیورسٹی کی اسائمنٹ خود لکھنے کے بجائے کسی اور سے لکھوانا جائز نہیں۔ کیونکہ ادارے کی جانب سے یہ لازم ہوتا ہے کہ اسسائنمنٹ خود لکھی جائیں اور کسی اور سے لکھوانے کی صورت میں یہ جھوٹ، دھوکہ دہی اور فریب ہے جو کہ اسلام میں ناجائز و حرام ہے۔ صحیح مسلم میں ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: من غش، فلیس منی ترجمہ: جس نے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں۔

(صحیح مسلم، حدیث 284)

مؤطا امام مالک میں ہے: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ کَذَّاباً؟ فَقَالَ: ”لَا“ ترجمہ: کیا مسلمان جھوٹ جھوٹا ہو سکتا ہے؟ آپ نے جواب دیا: نہیں (یعنی اہلِ ایمان جھوٹ نہیں بول سکتا)۔

(مؤطا امام مالک، حدیث: 3630)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

26 رجب المرجب 1446ھ/27 جنوری 2025ء

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورسز میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1889

کوئی گالی دے تو جواب میں گالی دینے یا جھگڑنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جاہل لوگ اکثر چھوٹی سی غلطی پر ماں بہن کی گالی دیتے ہے۔ تو انہیں گالی سے جواب دینا یا جھگڑا کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر کوئی گالی دیتا ہے تو جواب میں اس سے گالی دینے یا جھگڑا کرنے کی اجازت نہیں ہے، کیونکہ گالی فحش ہے جس سے اپنی زبان ہی خراب ہوتی ہے، البتہ اگر کوئی فحش گالی کے علاوہ برا بھلا کہتا ہے تو جواب میں اسے اتنا ہی برا بھلا کہنے کی اجازت ہے جب کہ فحش نہ بولا جائے۔ کیونکہ یہ بدلہ ہے، جس کی اجازت حدیث مبارکہ میں موجود ہے۔ البتہ بہتر یہی ہے کہ گالی کے جواب میں کوئی برا جواب نہ دیا جائے اور نہ ہی اس سے جھگڑا کیا جائے بلکہ حکمت عملی سے پیار محبت سے اسے سمجھایا جائے۔ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔ صحیح مسلم شریف کی حدیث پاک ہے: "عن أبي هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: المستبان ما قالا فعلى البادئ، ما لم يعتد المظلوم" ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں گالی دینے والے دو آدمی جو کچھ کہیں، تو اس کا گناہ ابتدا کرنے والے پر ہے جب تک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھے۔

(صحیح مسلم، ج4، ص2000، رقم الحدیث: 2587، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مرآۃ المناجیح میں فرماتے ہیں: "یعنی دونوں کی برائیوں کا وبال ابتداء کرنے والے پر ہوگا جب کہ دوسرا زیادتی نہ کر جاوے صرف اگلے کو جواب دے۔ خیال رہے کہ گالی کے بدلے میں گالی نہ دینا چاہیے کہ گالی فحش ہے جس سے زبان اپنی ہی خراب ہوتی ہے۔ سب کے معنی ہیں برا کہنا، نہ کہ گالی دینا، گالی دینے والے سے بدلہ اور طرح لو، اُسے گالی نہ دو، اگر کتا کاٹ لے تو تم اسے کاٹو مت بلکہ لکڑی سے مار دو، لہذا حدیث واضح ہے اس میں گالیاں بکنے کی اجازت نہ دی گئی۔"

(مرآۃ المناجیح، ج6، ص449، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

25 رجب المرجب 1446ھ / 26 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

1890

خنثیٰ جانور حلال یا حرام

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جس جانور میں نر اور مادہ دونوں کی علامت پائی جاتی ہوں وہ حلال ہے یا نہیں؟

User ID: غلام مصطفیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جس جانور میں نر اور مادہ کی دونوں علامات پائی جائیں ایسا جانور خنثیٰ کہلاتا ہے اگر اس طرح کا جانور حلال جانوروں میں ہے تو اس کا کھانا بلا شبہ جائز و حلال ہے البتہ ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں کیونکہ ایسے جانور کا گوشت پکانے سے نہیں پکتا اور یہ عیب ہے اور عیب دار جانور کی قربانی نہیں ہو سکتی۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے: لاتجوز التضحیۃ بالشاۃ الخنثیٰ لان لحمھا لاینضج، کذا فی القنیۃ ،۔ خنثیٰ بکرے کی قربانی جائز نہیں کیونکہ اس کا گوشت پکتا نہیں، قنیہ میں اسی طرح ہے۔

(مجموعہ من المؤلفین، الفتاوی الھندیہ، کتاب الاضحیہ، الباب الخامس، جلد 5، صفحہ 299، دار الفکر، بیروت)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: خنثیٰ کہ نر و مادہ دونوں کی علامتیں رکھتا ہو، دونوں سے یکساں پیشاب آتا ہو، کوئی وجہ ترجیح نہ رکھتا ہو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں کہ اس کا گوشت کسی طرح پکائے نہیں پکتا، ویسے ذبح سے حلال ہو جائے گا، اگر کوئی کچا گوشت کھائے، کھائے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 20، صفحہ 255، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

26 رجب المرجب 1446ھ / 27 جنوری 2025ء

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورسز میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

1891

چوری کیے ہوئے پیسے واپس نہ کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر پیسے چوری کیے اور شرمندگی ہوئی لیکن واپس کرنے میں شرم محسوس ہوتی ہے تو اگر واپس نہ کریں بلکہ کسی اور کو دے دیں اور توبہ کر لیں تو کیا حکم ہے؟

User ID: محمد بلال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ چوری کی ہوئی رقم واپس کرنا لازم ہے، بغیر واپس کیے فقط توبہ کافی نہیں۔ لہذا پیسے واپس کیے جائیں اور لوٹاتے وقت یہ نہ کہا جائے کہ یہ چوری کیے تھے بلکہ یہ کہہ کر دے کہ میں نے آپکو کچھ پیسے دینے تھے وہ لے لیں۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”اگر ثابت ہو جائے کہ یہ چوری کا مال ہے تو اس کا استعمال حرام ہے بلکہ مالک کو دیا جائے اور وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو، اور اُن کا بھی پتہ نہ چل سکے تو فقراء کو۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد 17، صفحہ 165، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

28 رجب المرجب 1446ھ/29 جنوری 2025ء

● طلبائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورسز میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

1892

کھانے کے شروع اور آخر میں نمکین ہونا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کھانا نمکین سے شروع کیا جائے اور نمکین پر ہی ختم کیا جائے اس پر کوئی دلیل حدیث کی روشنی میں بیان فرمادیں اور اس کا کیا فائدہ ہے؟

User ID: غلام مصطفیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ کھانا نمکین چیز سے ہی شروع کیا جائے اور نمکین چیز پر ہی کھانے کا اختتام کیا جائے اس کے طبی طور پر بھی بہت فوائد ہیں کیونکہ ایک روایت میں ہے یہ عمل کرنے سے بہت سی بیماریوں سے بندہ محفوظ رہتا ہے۔ شعب الایمان میں ہے: عن علی أنه قال: من ابتدأ غداءه بالملح، أذهب الله عنه سبعين نوعا من البلاء یعنی: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے اپنے کھانے کی ابتدا نمک سے کی، اللہ تعالیٰ اس سے ستر قسم کی بلائیں دور فرمادیتا ہے۔

("شعب الایمان" للامام البیھقي (جلد 8، صفحہ 100، دار الرشد)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

26 رجب المرجب 1446ھ / 27 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جاتی ہے۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جاتی ہے۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

0092 347 1992267 ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلیٰ اٰلک واصحابک یاحبیب اللہ

1893

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

کتے کے بالوں کی وگ لگوانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا کتے کے بالوں کی وگ لگوانا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

User ID: علی

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ کتے کے بالوں پر کوئی نجاست نہ ہو تو اس کے بال پاک ہوتے ہیں اور کتے کے بالوں کی وگ لگوانا جائز ہے اور اس میں نماز بھی درست ہو جائے گی۔ کیونکہ انسانی بالوں اور سور کے بالوں کے علاوہ کسی بھی جانور کے بالوں کی وگ لگانے کی شرعاً اجازت ہے۔ درمختار میں ہے: "وصل الشعر بشعر الآدمی حرام سواء کان شعرها او شعر غیرها" ترجمہ: انسانی بالوں کو کسی انسان کے بالوں میں لگانا حرام ہے، چاہے وہ اس کے اپنے بال ہوں یا کسی اور کے۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد 9، صفحہ 614، مطبوعہ پشاور)

خنزیر کے بال لگانا حرام ہے، چنانچہ بدائع الصنائع میں ہے: "الخنزیر فقد روی عن ابی حنیفۃ انہ نجس العین لان اللہ تعالیٰ وصفہ بکونہ رجسا فیحرم استعمال شعرہ وسائر اجزائہ" ترجمہ: خنزیر کے بارے میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ یہ نجس العین ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو گندگی کی صفت سے موصوف کیا ہے پس اس کے بالوں اور تمام اجزاء کا استعمال حرام ہے۔ (بدائع الصنائع، جلد 1، صفحہ 200، مطبوعہ کوئٹہ)

خنزیر کے علاوہ دوسرے جانوروں کے بالوں سے بنی ہوئی وگ یا مصنوعی بالوں کی وگ لگانے میں حرج نہیں، چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "لا بأس للمرأۃ ان تجعل فی قرونها و ذوائبها شیئا من الوبر" ترجمہ: عورت کا اپنے گیسوؤں اور چوٹی میں اونٹ یا خرگوش وغیرہ کے بال لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری، جلد 5، صفحہ 438، مطبوعہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 ربیع الثانی 1446ھ / 25 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا ہر مومن کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو ان دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

متفرقات

1894

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اپنے والد کو تھپڑ مارنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کیا اپنے والد کو تھپڑ مارا تھا؟ اگر مارا تھا تو اس کی وجہ کیا تھی؟

User ID: فرخ جاوید جامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ان کے ایمان لانے سے پہلے کا واقعہ ہے ان کے والد نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کچھ گستاخی کی تھی جس پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تھپڑ مارا تھا، کیونکہ جو رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرے اس سے کوئی صلہ رحمی دوستی یا بھائی چارہ نہیں چاہے وہ کوئی بھی رشتہ ہو۔ فرمان باری تعالی ہے: لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ۔ ترجمہ: تم ایسے لوگوں کو نہیں پاؤ گے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے ہوں۔

(سورۃ المجادلۃ، آیت 22)

روح البیان میں اس آیت مبارکہ کے تحت ہے: " وان أبا قحافة قبل ان اسلم سب النبي عليه السلام فصكه أبو بكر رضي الله عنه صكة اي ضربه ضربة سقط منها فقال عليه السلام او فعلته قال نعم قال فلا تعد اليه قال والله لو كان السيف قريبا مني لقتلته " ترجمہ: اور ابو قحافہ نے اسلام لانے سے پہلے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کی تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں تھپڑ مارا جس سے ابو قحافہ گر گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے ایسا کیا؟ تو عرض کی جی ہاں۔ فرمایا: پس تم اب اس کی طرف نہ لوٹنا، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم اگر اس وقت میرے قریب تلوار ہوتی تو میں ضرور انہیں قتل کر دیتا۔

(روح البیان، سورۃ المجادلۃ، تحت الآیۃ 22)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 جمادی الاخری 1446ھ / 16 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1895 کھانا کھانے والوں کو سلام کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کہیں کچھ لوگ کھانا کھا رہے ہوں وہاں کوئی شخص آئے تو اس کا سلام کرنا کیسا ہے؟ اور کیا اس سلام کا جواب دے سکتے ہیں؟

سائل: ممث فیصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ کھانا کھانے والے لوگوں کو سلام کرنا منع ہے اور اگر سلام کیا تو ان پر اس کا جواب دینا واجب نہیں ہاں اگر منہ میں لقمہ نہ ہو تو جواب دے دینا بہتر ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "لوگ کھانا کھا رہے ہوں اس وقت کوئی آیا تو سلام نہ کرے، ہاں اگر یہ بھوکا ہے اور جانتا ہے کہ اسے وہ لوگ کھانے میں شریک کرلیں گے تو سلام کرلے۔ (خانیہ، بزازیہ) یہ اس وقت ہے کہ کھانے والے کے موتھ میں لقمہ ہے اور وہ چبا رہا ہے کہ اس وقت وہ جواب دینے سے عاجز ہے اور ابھی کھانے کے لیے بیٹھا ہی ہے یا کھا چکا ہے تو سلام کرسکتا ہے کہ اب وہ عاجز نہیں۔"

(بہار شریعت جلد 3، صفحہ 461، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 رجب المرجب 1446ھ/7 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز الدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

1896

بادلوں کی آواز کی وجہ اور اس وقت کرنے والا عمل

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ بادل جب گرجتے ہیں تو آواز کیوں آتی ہے؟ اور اس وقت کیا کرنا چاہیے؟

سائل: ملک فیصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

رعد نامی فرشتہ جو بادلوں کا چلاتا ہے تو اس وقت وہ تسبیح کرتا ہے یہی تسبیح بادلوں کے گرجتے وقت کی آواز ہے۔ گرج اور کڑک کی آواز اللہ تعالی کی طرف سے ایک وعید ہے لہذا جب اس کی آواز سنیں تو اپنی دنیوی گفتگو روک کر اللہ تعالی کے ذکر میں مشغول ہو جائیں اور اللہ تعالی کے عذاب سے اس کی پناہ مانگیں۔ فرمان رب العالمین ہے: " یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ترجمہ: رعد اس کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتا ہے اور اس کے خوف سے فرشتے بھی (تسبیح کرتے ہیں۔" (قرآن، سورۃ الرعد، آیت 13)

اس آیت کے تحت تفسیر خازن میں ہے: " أکثر المفسرین علی أن الرعد اسم للملک الذی یسوق السحاب، والصوت المسموع منه تسبیحه. یعنی: مفسرین کا قول یہ ہے کہ رعد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پر مامور ہے، وہ اس کو چلاتا ہے اور بادل سے جو آواز سنی جاتی ہے وہ رعد نامی فرشتے کی تسبیح ہے۔"

(خازن، الرعد، تحت الآیۃ: ۱۳، ۳ / ۵۶)

ترمذی شریف میں ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا مانگتے " اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ" یعنی اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے نہ مارنا اور اپنے عذاب سے ہلاک نہ کرنا اور ہمیں اپنا عذاب نازل ہونے سے پہلے عافیت عطا فرما۔

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا سمع الرعد، ۵ / ۲۸۰، الحدیث: ۳۴۶۱)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 رجب المرجب 1446ھ/7 جنوری 2025

● علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز المدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
● تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
● خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

1897 بد، دعا کا قبول، اور قبول نہ ہونا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا بد دعا قبول ہو جاتی ہے؟ بعد میں شرمندگی بھی ہو تو کیا حکم ہے؟

User ID: شرجیل سید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بد دعا بعض مواقع پر قبول ہوتی ہے رد نہیں کی جاتی اور بعض مواقع پر قبول نہیں ہوتی مثال کے طور پر والدین نے غصے میں اولاد کو بد دعا دی لیکن حقیقت میں اولاد کا مشقت میں پڑنا نہیں ناگوار گزرتا ہو تو ایسی بد دعا کے بارے میں قبول نہ ہونے کی امید ہے۔ اور اس کے بر خلاف اگر کوئی کسی ظالم کے لیے بد دعا کرتا ہے یا کسی کے لیے بد دعا کی اور قبولیت کا وقت تھا تو ایسی بد دعا یا دعا قبول ہوتی ہے۔ اس لیے بلا وجہ شرعی کسی کے لیے بد دعا نہیں کرنی چاہیے، کہ کیا معلوم وہی قبولیت کا وقت ہو۔ اللہ پاک قرآن میں فرماتا ہے: ''وَیَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالۡخَیۡرِؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا'' یعنی: اور (کبھی) آدمی برائی کی دعا کر بیٹھتا ہے جیسے وہ بھلائی کی دعا کرتا ہے اور آدمی بڑا جلد باز ہے۔ (پارہ 17، سورہ الاسراء، آیت 11) تفسیر صراط الجنان میں ہے: '' اس سے معلوم ہوا کہ غصے میں اپنے یا کسی مسلمان کیلئے بد دعا نہیں کرنی چاہیے اور ہمیشہ منہ سے اچھی بات نکالنی چاہیے کہ نہ معلوم کونسا وقت قبولیت کا ہو۔ ہمارے معاشرے میں عموماً مائیں بچوں کو طرح طرح کی بد دعائیں دیتی رہتی ہیں، مثلاً تیرا بیڑہ غرق ہو، تو تباہ ہو جائے، تو مر جائے، تجھے کیڑے پڑیں وغیرہ، وغیرہ، اس طرح کے جملوں سے احتراز لازم ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، جلد 5، صفحہ 425، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مشکاۃ المصابیح میں ہے: عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ثلاث دعوات مستجابات لا شك فیھن: دعوۃ الوالد ودعوۃ المسافر ودعوۃ المظلوم. رواہ الترمذی وأبو داود وابن ماجہ یعنی: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ایک تو باپ کی دعا، دوسری مسافر کی دعا اور تیسری مظلوم کی دعا۔ (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)(مشکاۃ المصابیح، رقم الحدیث 2269)

فضائل دعا میں ہے: ''بد دعا دو طور پر ہوتی ہے: ایک یہ کہ داعی (یعنی دعا کرنے والے) کا قلب حقیقۃً اس کا ضرر (نقصان) نہیں چاہتا، یہاں تک کہ اگر واقع ہو تو خود سخت صدمے میں گرفتار ہو جیسے ماں باپ غصے میں اپنی اولاد کو کوس لیتے ہیں مگر دل سے اس کا مرنا یا تباہ ہونا نہیں چاہتے اور اگر ایسا ہو تو اس پر ان سے زیادہ بے چین ہونے والا کوئی نہ ہوگا دیلمی کی حدیث میں اسی قسم بد دعا کے لیے وارد کہ حضور رؤف الرحیم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مقبول نہ ہونا اللہ تعالیٰ سے مانگا۔۔۔ دوسرے اس کے خلاف کہ داعی کا دل حقیقۃً اس سے بیزار اور اس کے ضرر کا خواستگار ہے اور یہ بات ماں باپ کو معاذ اللہ اسی وقت ہوگی جب اولاد اپنی شقاوت سے عقوق کو اس درجہ حد سے گزار دے کہ ان کا دل واقعی اس کی طرف سے سیاہ ہو جائے اور اصلاً محبت نام کو نہ رہے بلکہ عداوت آ جائے، ماں باپ کی ایسی ہی بد دعا کے لیے فرماتے ہیں کہ رد نہیں ہوتی''۔ (فضائل دعا، صفحہ: 214، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

16 رجب المرجب 1446ھ / 17 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتویٰ نویسی اور کنز المدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جاتی ہے۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتویٰ نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جاتی ہے۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ   وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

1898 داڑھی میں کنگی سے گرنے والے بالوں کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کنگی کرتے ہوئے جو داڑھی کے بال اترتے ہیں ان کا کیا کرنا چاہیے؟

User ID: دانی مغل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ داڑھی یا سر کے جو بال جسم سے جدا ہوں انہیں دفن کر دینا چاہیے۔ البتہ ایسے ہی پھینک دیے تو بھی حرج نہیں۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: ''فاذا قلم اظافرہ وجز اشعارہ ینبغی ان یدفنہ فان رمی بہ فلا باس وان القاہ فی الکنیف اوفی المغتسل کرہ لانہ یورث داء کذا فی فتاوی قاضی خان. یدفن أربعة الظفر والشعر وخرقة الحیض والدم کذا فی الفتاوی العتابیة.'' ترجمہ: جب کوئی اپنے ناخن یا بال کاٹے تو چاہیے کہ انہیں دفن کر دے، اگر انہیں پھینک دیا تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، اور اگر بیت الخلاء یا غسل خانہ میں پھینکا تو ایسا کرنا مکروہ ہے، کیونکہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ ایسا ہی فتاوی قاضی خان میں ہے۔ چار چیزوں کو دفن کیا جائے گا، ناخن، بال، حیض کا کپڑا، خون ایسا ہی فتاوی عتابیہ میں ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، جلد 5، صفحہ 358، مطبوعہ: کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

25 رجب المرجب 1446ھ / 26 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتوی نویسی اور کنزالمدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتوی نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

1899

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

سر اور داڑھی میں تیل لگانے کا سنت طریقہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ تیل لگانے کا سنت طریقہ کیا ہے؟

User ID: شان عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

سر اور داڑھی کے بالوں میں تیل لگانے کا الگ الگ طریقہ سنت سے ثابت ہے۔ چنانچہ وسائل الوصول الی شمائل الرسول میں سر پر تیل لگانے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دھن صبّ فی راحتہ الیسری فبداء بحاجبیہ، ثم عینیہ، ثم راسہ'' یعنی: سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تیل لگاتے تو اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی پر ڈالتے اور پہلے اَبرُو پر تیل لگاتے پھر پلکوں پر، پھر اپنے سر مبارک پر تیل لگاتے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول، صفحہ 81)

داڑھی میں تیل لگانے کے متعلق معجم اوسط میں ہے: سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم جب داڑھی مبارک میں تیل لگاتے تو ''عَنفَقَہ''(یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں) سے شروع کرتے تھے۔

(معجم اوسط، ج5، ص366، حدیث: 7629)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

26 جمادی الاخری 1446ھ/29 دسمبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مومنین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1900

حاملہ کو خون آئے تو ہمبستری کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر دو ڈھائی ماہ کا حمل ہونے کے بعد عورت کو دوبارہ حیض آجائے تو ہمبستری کے لیے کیا حکم ہے کتنے دن چالیس دن تک نہیں کرنی چاہیے یا کر سکتے ہیں؟

User ID:صوفی جی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ حاملہ عورت کو جو خون آتا ہے وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ کا خون ہوتا ہے اور اس حالت میں نماز و روزہ اور ہمبستری منع نہیں۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: (ودم الاستحاضة) كالرعاف الدائم لا يمنع الصلاة ولا الصوم ولا الوطء. كذا في الهداية. ترجمہ: اور استحاضہ کا خون مسلسل بہنے والی نکسیر کی طرح ہے اس میں نماز و روزہ اور بیوی سے ہمبستری منع نہیں۔ ایسا ہی ہدایہ میں ہے۔

(" الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، جلد 1، صفحہ 39، دار الفكر، بيروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 388، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

25 رجب المرجب 1446ھ/26 جنوری 2025ء

- علمائے کرام کیلئے فقہ کورس جس میں فتوی نویسی اور کنزالمدارس بورڈ کے تخصص فی الفقہ کی تیاری کروائی جائے گی۔
- تخصص فی الفقہ کی تکمیل کیے ہوئے علمائے کرام کیلئے فتوی نویسی کورس بھی ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب سے تدریب کروائی جائے گی۔
- خواتین کیلئے بھی ان دونوں کورسز کیلئے معلمہ موجود ہے۔

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں: 0092 347 1992267